

آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
 "نور سنت" ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

﴿پاسبان مسلک اہل السنۃ والجماعۃ﴾



دوماہی کراچی نور سنت مجلہ

شمارہ 15

کتابی سلسلہ

جلد ۳

انقلاب یا انتشار

رضا خانی علماء یہود کے نقش قدم پر

تعارف رضا خانیت

پیٹ کا بچاری کون؟

اور انگر کے کا بنڈوٹ گیا

بریلویت بمقابلہ حقیقت
 بریلویت

مدیر
 علامہ
 محمد معاویہ قادری صاحب

جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

شمارہ نمبر
15



مجلس تحقیق

استاذ العلماء مولانا منیر اختر صاحب

مولانا ابو ایوب قادری صاحب

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب

مفتی مجاہد صاحب

علامہ سفیان معاویہ صاحب

محترم شفیق رانا بھائی

بیاد

فاتح بریلویت

رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد منظور نعمانی

پس

امام اہل السنۃ

رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سرفراز خان صفدر

بطرز

رحمۃ اللہ علیہ

مولانا قاری عبدالرشید

NooreSunnatKHI@gmail.com

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے: www.nooresunnat.tk

قیمت فی شمارہ 30/- روپے، سالانہ ر تعاون 250/- روپے

تاریخ اشاعت: محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

ناشر

انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	هل من مبارز؟	۲-۱
	نصیر اللہ المنصور	
۲	اداریہ	۸-۳
۳	نام نہاد رضا خانی مناظر جہانگیر نقشبندی کا مناظرہ سے فرار	۱۳-۹
	قاری عبد اللہ صاحب	
۴	تعارف رضا خانیت	۱۸-۱۴
	مناظر اسلام مولانا ابوالیوب قادری صاحب	
۵	رضا خانی علماء یہود کے نقش قدم پر (قسط چہارم)	۲۴-۱۹
	مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی	
۶	اور انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا	۳۴-۲۵
۷	پیٹ کا پجاری کون؟ (قسط سوم)	۴۰-۳۵
	علامہ سفیان معاویہ	
۸	بریلویت بمقابلہ حنفیت (قسط اول)	۵۱-۴۱
	مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی	
۹	نام نہاد رضائے مصطفیٰ کا جھوٹ پکڑا گیا	۵۳-۵۲
	پروفیسر ابوالحق خراسانی	
۱۰	دھرنا اصل ہدف کیا ہے	۵۸-۵۴
	سلیم صافی	
۱۱	تبصرہ برکتب	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ؟

نصیر اللہ المنصور (جامعہ ابن عباس درجہ سادسہ)

وَأَدْمُ فَيُوضَ شَيْوَحِنَا وَمَنَاظِرُ

کے شرور سے محفوظ رہنا اور ان کے فیوض کو جاری فرما

هُوَ نَاطِرُ فَتَوَلَّى عَنْهُ ظَوَاهِرُ

ایسے مناظر ہیں کہ ان سے نوخیز پودے جیسے چھوٹے مناظر اعراض کرتے ہیں

يَتَطَايَرُ الْعُرْفَانُ عَنْهُ جَوَاهِرُ

جن سے علم و عرفان کے موتی پھوٹتے ہیں

كَتَشَرَّدَ النُّوقُ الْحِمَالِ حَوَائِرُ

مثل بوجھا اٹھانے والی حیران و پریشان اونٹنیوں کی طرح

أَشْوَاكُ قَوْمِ الْتَوْتُ وَ حَنَاجِرُ

سرکش قوم کی شان و شوکت کے ساتھ ساتھ ان کی گردنوں کو بھی توڑ دیا

لِغَطَاتِهِمْ وَ نَبَاحِهِمْ وَ تَفَاحِرُ

اور ان کے کتے بھونکنے جیسی مکروہ آوازوں کو دبا دیا جن پر وہ فخر کیا کرتے تھے

فَتَنَ الزَّمَانُ تَظَاهِرْتُ فَتَنَاشِرُوا

زمانے میں اٹھنے والے فتنوں کا جو خوب پھیل چکے تھے

جَمَعَ الْجَوَامِعَ عَنْ رِضَا مَتَسَاهِرُ

مقیط بیدار شخص کی مانند رضامندی سے تمام علوم و فنون کی جامع شخصیت ہیں

وَاهْتَزَّتْ الْأَجْسَامُ فَوْقَ مَنَابِرُ

اور منبروں پر جسم لرزنے لگتے ہیں

رَحْمَنَ حَافِظٍ مِنْ شُرُورِ الْحَاسِدِ

اے رحمن ہمارے شیوخ و مناظرین کو حاسدین

مِنْ رَأْسِهَا الْحَنْفَى طَابَ غَرَاثُهَا

ان کے سر دار علامہ رب نواز حنفی ہیں جن کی علمی خوشنماہی

مُتَزَيِّنٌ بِدَلَائِلِ مِتَحَرَّرِ

دلائل سے لبریز ہیں علم کے سمندر ہیں

غَلَبَ الْبُغَاةَ مَنَاظِرًا فَتَشَرَّدُوا

وہ مناظرہ کرتے ہوئے سرکشوں پر ایسے غالب آئے کہ بھاگنے لگے

ثُمَّ الْعَلَى عِلَافٍ كَانَ مَكْسِرًا

پھر (علامہ) علی (اکبر صاحب) آئے انہوں نے اس

فَإِذَا قَهُمْ طَعْمَ الْقَلَادَةِ وَ فَضْحًا

چٹانچہ ان کو رسوا کن قلا دوں (ہاروں) کے پہننے کا مزہ چھکایا

هَذَا وَ ذَاكَ إِمَامُنَا فَتَعَرَّفُوا

یہ اور وہ دونوں ہمارے امام ہیں جنہوں نے ادراک کیا

ثُمَّ إِذْ هَبُوا جَذْوَةَ النَّجِيبِ لِأَنَّهُ

پھر (مفتی) نجیب اللہ کے پاس چلو اس لئے کہ وہ

فَمَجَالَسَ تَابَتْ خِلَالِ قَدُومِهِ

ان کی مجلس میں آکر بیٹھتے ہی نفوسِ توبہ تائب

ہو جاتے ہیں

وَالْحَقُّ حَقٌّ فَبَانَ كُلُّ مَغَايِرُ

اور حق ثابت ہو کر مختلف سمتوں میں ظاہر ہو گیا

مَثَلُ الْاَسْوَدِ تَشْجُعًا يَتَبَخَّرُ

شیروں کی طرح بہادری اور جوانمردی سے ڈٹے رہے

وَيَتَجَاوَزُ الْحَدَّ الْمَبِينَ قَوَاصِرُ

قاصر ہمتوں نے آخری حد کو عبور کر لیا

فَتَضَلَّلُوا وَتَذَلَّلُوا وَتَهَاجَرُوا

چنانچہ کوئی راہ نہ پاسکا اور ذلیل و خوار ہو گئے اور میدان

چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر لی

فَتَنَاظَرُوا مُتَنَازِعًا وَتَنَاظَرُوا

بلکہ جواب دیتے ہوئے مناظرہ کرو اور خوب مناظرہ کرو

بَجْهُودِ الْيَوْمِ تَمَيَّزَ بَاطِلُ

ان کی کوششوں سے آج باطل الگ (واضح) ہے

وَكَذَارَ اَيْنَا سَاجِدًا يَتَّبِثُ

اسی طرح ہم نے (علامہ) ساجد (خان صاحب

نقشبندی) کو بھی دیکھا جو

فَمُشَمَّرٌ كَمِيهِ يَتَّبِعُ مَنْ طَغَى

اپنی آستینیں چڑھائے وہ ان سراپا گمراہوں کے

اس قدر در پے ہو گئے کہ

فَرُّوا وَمَا كَرُّوا تَعَكَّرَ سَعِيْهِمْ

اور وہ ایسے لوٹے کہ دوبارہ واپس لوٹ کر ہی نہ

آئے ان کی تمام کوششیں ناکام ہو کر رہ گئیں

فُؤْمُوا بِعِزِّمْ وَافِرٍ لَا تَقْلَقُوا

اب آپ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں بلند عزم اور پختہ

ارادوں کے ساتھ اور کسی اضطراب کا شکار نہ ہوں

دعوت فکر

اسلام آباد میں جاری دھرنوں کے خلاف پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس 2 ستمبر کو شروع ہوا جو کئی روز تک جاری رہا اس اجلاس کی لائیو کوریج پاکستانی میڈیا کے توسط سے پورا ملک دیکھتا رہا اجلاس کے دوران ظہر ٹھیک 1:00 (ایک بجے) ظہر کی اذان شروع ہو جاتی تھی جو اذان بلالی ہوتی جس سے پہلے کسی قسم کا صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھا جاتا۔ گدھوں بیلوں کتوں سے اپنے مسلک کی حقانیت ثابت کرنے والے اور 14 اگست سے میلاد ثابت کرنے والے ذرا یہاں بھی غور کریں کہ اب کس مسلک کی حقانیت ثابت ہو رہی ہے؟ اہل بدعت کے کئی اہم رہنما اس پارلیمنٹ کا حصہ بن چکے ہیں جو پاکستان کا سب سے بڑا آئینی و قانون ساز ادارہ ہے۔ یاد رہے کہ اسی پارلیمنٹ کے لاجز میں کئی سیاسی قائدین و حکمران طبقہ مولانا فضل الرحمن صاحب کی اقتداء میں نمازیں ادا کر چکا ہے

اداریہ

قول قلندر

انقلاب یا انتشار.....!!!

قارئین کرام! موجودہ ملکی صورتحال دیکھ کر یقیناً آپ بھی غیر یقینی کیفیت سے دوچار ہوں گے۔ ملک عجیب بحران سے دوچار ہے شاید یہ کہنا بالکل نا مناسب نہ ہوگا کہ ملک کو ایسی مشکل کبھی پیش نہ آئی کہ ملک کو ہر طرف سے دشمن پسینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک طرف ہندو بنیا پاکستان کی ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زائد بانڈری لکیر کر اس کر کے در اندازی کر رہا ہے، تو دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کا تقیہ باز دشمن ایران دو کلومیٹر اندر گھس کر ملک کی عوام کو قتل کر رہا ہے۔ عالمی صلیبی طاقتوں کی ریشہ دوانیاں اس پر مستزاد ہے۔

اندرون ملک صورتحال یہ ہے کہ ہر طرف سیلاب نے تباہی مچادی ہے۔ لیکن آزمائش سے قطع نظر اگر دیکھا جائے تو ملک کو دونوں طرف سے نقصان پہنچانے والے ان بیرونی عناصر سے کئی زیادہ وہ لوگ ملکی بحران کے ذمہ دار ہیں جو ملک کے مرکز میں چوڑی مارے بیٹھے ہیں۔ انہیں یہ بحران اس لئے نظر نہیں آتا کہ یا تو وہ طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھتا ہے یا پھر غیر ملکی شہریت کا حامل ہے۔

طاہر القادری جو کہ بریلوی مذہب کے شیخ الاسلام ہیں اور خیر سے ”دہشت گردی اور فتنہ خوارج“ نامی کتاب کے مصنف بھی ہیں۔ جہاد دشمن عالمی سامراج کی خواہش پر لکھی جانے والی اس کتاب میں وہ خوارج اور باغی کی خود ساختہ نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مسلم ریاست کے نظم و انتظام کو چیلنج کرنا اس کے خلاف اعلان جنگ کی سخت ممانعت ہے ایسا کرنے والا شرعاً خارجی و باغی مسلم ریاست کا فرض ہے کہ ایسے دہشت گردوں کا قلع قمع کر دے“۔

(’دہشت گردی اور فتنہ خوارج‘، ص: 31 منہاج القرآن پبلی کیشنز)

لیکن مارچ 2010ء میں دئے گئے اپنے اس فتوے کی کھلی مخالفت کرتے ہوئے طاہر

القادری نے اگست 2014 میں لاہور کو خون میں نہلا دیا اور کئی پولیس اہلکار قتل کر دئے،
تھانہ نذر آتش کر دیا، دس گاڑیاں جلادیں اور دو درجن سے زائد پولیس اہلکاروں کو ریغمال
بنالیا (روزنامہ جنگ، دنیا، ایکسپریس 10 اگست 2014)

اپنے ذاتی مفاد کی خاطر مسلم ریاست کے نظم و انتظام کو اس طرح چیلنج کرنا، سیکورٹی اداروں
کو ہدف بنانا اس سے جہاں ایک طرف طاہر القادری اپنے ہی فتوے سے خارجی، باغی اور
واجب القتل قرار پاتا ہے تو دوسری طرف ملک میں موجودہ بحران، خوان خرابے اور
افراطیابی کا اصل ذمہ دار بھی یہی دہشت گرد ٹھہرتا ہے۔

طاہر القادری صاحب انقلاب کی بات کرتے ہیں، نظام تبدیل کرنے کے خوشنما دعوے
کرتے ہیں مگر انہیں اس انقلاب کا خیال کبھی کینیڈا میں بیٹھ کر نہیں آیا جس کے وہ شہری ہے۔
اگر انہیں یہ سب کچھ کرنے کی اجازت صرف اس لئے ہے کہ وہ پاکستان کے شہری ہیں تو کیا
وہ کینیڈا کے شہری نہیں؟ جس میں وہ آج تک مقیم رہے اور کیا وہاں کوئی برائی نہیں؟ جس ملک
میں ہم جنس پرستی کو قانون کا تحفظ حاصل ہو، زنا عام ہو، پوری معیشت سود پر ہو، کفر کا نظام ہو
حیرت ہے انہیں اس نظام کو ختم کرنے کیلئے تو کبھی انقلاب کا خیال نہ آیا بلکہ وہاں بیٹھ کر سود
جسے زنا سے بھی بدتر کہا گیا ہے اسے مسلمانوں کیلئے جائز قرار دے دیتے ہیں آخر یہ منافقت
اور دورنگی کیوں؟

ہوسکتا ہے کہ ان کا کوئی قصیدہ خواں کہے کہ اچی دار الحرب میں سود لینا جائز ہے۔ تو
جناب اگر سود لینا جائز ہے تو کیا دارالسلام کو چھوڑ کر دارالحرب میں رہائش اختیار کرنا جائز ہے؟
یہاں آپ کو فقہاء یاد کیوں نہیں آتے؟

طاہر القادری کو چاہئے کہ اس ملک اور اپنے بے وقوف مریدوں پر ترس کھائیں ان کی
جان چھوڑیں اور دارالحرب میں دھرنے دیکر وہاں کی برائیاں ختم کریں جہاں وہ یہ دنگا فساد
مچا کر دوبارہ براجمان ہو جائیں گے۔ حیرت ہے کہ آج انہیں اس ملک کا انتخابی نظام تمام
برائیوں کی جڑ نظر آ رہا ہے لیکن ماضی میں اپنی سیاسی جماعت عوامی تحریک کے یوم تاسیس

25 مئی 1989 کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

”ہمیں ووٹ دوہم تین سال میں انقلاب لائیں گے۔“ (ماہنامہ منہاج

القرآن خصوصی اشاعت مارچ 1992، ص 234، 235)

اگر 25 سال تک انہیں اس نظام میں کوئی خرابی نظر نہ آئی اور اسی نظام کے تحت وہ اقتدار میں آکر انقلاب لانا چاہتے تھے تو اب اچانک کونسی افتاد آپڑی؟ اس سے پہلے تو انہیں کبھی اس طرح کے انقلاب کا خیال نہ آیا مگر یکدم اپنی سابقہ زندگی کی تردید کئے بغیر ملکی نظام کو فرسودہ کہہ رہے ہیں اور خود ساختہ انقلاب کا نعرہ لگا رہے ہیں اور انقلاب بھی کیسا لانا چاہتے ہیں خود ہی ملاحظہ فرمائیں جس کا بھانڈا بریلوی مجلہ ہی نے بیچ چوراہے پھوٹ دیا:

”اہم فیصلہ: چونکہ پروفیسر طاہر القادری کے شیعہ فرقہ سے الحاق و اشتراک

اور نفاذ فقہ جعفریہ میں ان کا معاون و مددگار بننے سے ان کے عزائم بالکل

نمایاں ہو گئے اور ان کی عوامی تحریک اور تحریک فقہ جعفریہ کے مختلف

مقامات پر مشترکہ جلسوں میں کالے جھنڈوں اور ٹخنی کی تصویروں کی تشہیر و

نمائش سے مذہب اہلسنت --- کے خلاف شدید خطرات پیدا ہو گئے ہیں

اور مولانا محمد غفران صاحب نے امریکہ میں طاہر القادری کے رافضیوں

قادیانیوں کے ساتھ مشترکہ پروگرام کی رپورٹ بھی پیش کی ہے

---۔۔۔ مولانا محمد غفران صاحب نے بھی خطاب کیا جو امریکہ سے آئے

ہوئے مہمان تھے اور جو آستانہ محدث اعظم کے خاص خدام میں سے ہیں۔

انہوں نے فرقہ شیعہ کے عقائد باطلہ سے آگاہ فرما کر انکشاف کیا کہ

”اوائل جنوری 1990ء میں جب طاہر القادری امریکہ گئے تو انہوں نے

وہاں ہم خدام اہلسنت کے ساتھ رابطہ کے بجائے شیعہ قادیانیہ سے تعلق

استوار کیا۔ العیاذ باللہ۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، 22 جولائی 2014)

رضائے مصطفیٰ کی انتظامیہ کے تعصب کا اندازہ لگائیں کہ سنی اتحاد کونسل بمع اپنے سربراہ حامد رضا طاہر القادری کا مکمل حمایتی ہے اس کے جلوس اور حکومت سے مذاکرات میں شریک

رہا مگر یہ لوگ مطعون صرف طاہر القادری کو کر رہے ہیں اور صاحبزادہ حامد رضا کا نام اس لئے نہیں لے رہے کہ وہ رسالے کے مدیر ابوداؤد صادق کے پیرومرشد گھرانے کا فرد ہے۔ دشمن کے گھر کی یہ پکار چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے عالمی سرامراج طاہر القادری جیسے کٹھ پتلیوں کے ذریعہ اس ملک میں خمینی ازم لانا چاہتا ہے۔ طاہر القادری کا خمینی ازم کا پیروکار ہونا اور ایران نواز ہونا کسی سے پوشیدہ نہیں جس کا اقرار خود بریلوی مایہ ناز عالم ابوداؤد صادق نے اس طرح کیا:

”شیعہ روافض کے امام خمینی کی یاد میں منعقد تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے (طاہر القادری نے) کہا ”امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے اور فرعونیت کے نقوش کو مسمار کر کر دے۔ جس کو پاش پاش کرنا امام خمینی کا پیغام ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 8 جون 1989 بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص 135)

طاہر القادری کی طرف سے خمینی کی قصیدہ خوانی میں اس حد تک غلو کیا گیا کہ اس کے مدرسہ کا مفتی اعظم عبدالقیوم ہزاروی جس کا شمار بریلوی مذہب کے جید علماء میں ہوتا ہے ہرزہ سعالی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”خمینی کو حضرت علی سے تشبیہ دینے میں کوئی برائی نہیں ہے۔“

(ملخصاً منہاج الفتاوی ج 1 ص 380 منہاج القرآن پبلی کیشنز)

استغفر اللہ۔ اس تفصیل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اس انقلاب کے پیچھے قادیانی اور ایرانی لابی کا فرما ہے۔ کیا انقلاب سڑکوں پر قوم کی ماں بہنوں کو رقص کروا کر آتا ہے؟ طاہر القادری کو حیا نہیں آتی کہ وہ قرآن وحدیث اور اسلام کا نام لے کر اپنے دھرنوں میں گانے بجوا کر مردوں عورتوں کی مخلوط مجالس منعقد کر کے ناچ گانے کی محفلیں سجا رہا ہے یہ بے حیائی کا انقلاب تو ہو سکتا ہے مکی مدنی انقلاب نہیں ہو سکتا۔ اسی نام نہاد انقلابی دھرنوں نے خدا کے غضب کو دعوت دی اور پورا ملک سیلاب کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ ہر رات سٹیج پر کھڑے ہو کر خود کو حسین اور اپنے مخالفین کو یزید کہہ کر ان کی پگڑیاں اچھالنے والے نام نہاد بریلوی شیخ

الاسلام یہ کیوں بھول گئے کہ ان کی اپنی زندگی جھوٹ، تضاد بیانیوں، دھوکہ دہی، ذاتی مفادات کے حصول کیلئے، ہر حد تک جانے کے بدنما داغوں سے داغدار ہے۔ چونکہ اس پر اب مارکیٹ میں مستقل کتب آچکی ہیں اس لیے ہم تفصیل میں نہیں جاتے قارئین صرف نواز کھرل صاحب کی کتاب ”متنازعہ ترین شخصیت“ ہی کا مطالعہ کر لیں تو کافی ہے۔

ملک کے غریب اور سادہ لوح عوام کو انقلاب کی نوید سنانے والوں اور ان سے قربانیاں مانگنے والوں کا اپنا خاندان بچے اور بیوی نہ تو انقلابی دھرنے میں کہیں نظر آئے اور نہ ناچ گانا کرتے ہوئے کسی انقلابی مجرے میں۔ البتہ غریب عوام کو جس بات کا جھانسنہ دے کر لایا گیا وہ بھی بی بی، بی بی، سی اردو نے طشت از بام کر دیا کہ فی کس 10,000 روپے کا لالچ دے کر لوگوں کو دھرنے میں لایا گیا۔ جواب دیں کیا انقلاب پیسے دیکر لایا جاتا ہے؟ کیا انقلاب عورتوں اور مردوں کا دھمال ڈال کر لایا جاتا ہے؟ ان انقلابی قائدین کی منافقت اور دورنگی کا اندازہ تو اس سے لگائیں کہ دعویٰ تو یہ کر رہے ہیں کہ ہم ملک سے طبقاتی نظام ختم کرنا چاہتے ہیں امیر غریب کا فرق مٹائیں گے مگر عملی حالت یہ ہے کہ خود کروڑوں روپے کے بلٹ پروف کنٹینروں میں جس میں دنیا کی ہر آسائش میسر ہے دن رات گزار رہے ہیں اور عوام کو سڑکوں پر دھوپ بارش گرمی سردی میں خوار کر رہے ہیں۔

عوام کو بھی چاہئے کہ ان مذہبی مداریوں کے دھوکہ و فریب میں نہ آئیں اور اپنا دین و ایمان ان لٹیروں سے بچا کر رکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

علمائے دیوبند کا اعزاز

دنیا میں سب سے زیادہ حفاظ تیار کرنے پر وفاق المدارس العربیہ کیلئے ایوارڈ حنیف جالندھری نے ایوارڈ گورنر مکہ شہزادہ مشعل کے دست مبارک سے وصول کیا ایک سال میں 63556 حفاظ تیار کئے، ایوارڈ پاکستان کیلئے ایک اعزاز ہے۔ حنیف جالندھری (روزنامہ جنگ کراچی 11 جولائی 2014)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی، محدث اعظم پاکستان مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ العالی، مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ العالی، ولی کامل حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالی، جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی حضرت مولانا محمود مدنی (اینڈیا) مدظلہ العالی کے اسماء گرامی دنیا کے 500 با اثر ترین افراد میں شامل۔

رپورٹ رائل اسلامک اسٹریٹجک اسٹڈیز سینٹر۔

بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی 18 اپریل 2014

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولی کامل سرپرست اہل السنۃ والجماعۃ حضرت خلیفہ عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد 18 اکتوبر بروز ہفتہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جتنا ہو سکے مرحوم کو ایصال ثواب کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الحمد للہ تیرہواں سالانہ تقابل ادیان کورس 13 ذوالحجہ بمطابق 9 اکتوبر سے شروع ہوا اور 13 اکتوبر 17 ذوالحجہ کو بخیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔ کورس میں رہائشی وغیرہائشی کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ جس میں تعارف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ، بریلویت، غیر مقلدیت اور رافضیت پڑھائے گئے۔ کورس میں پڑھانے والے اساتذہ کرام:

ترجمان مسلک دیوبند مناظر اسلام حضرت مولانا ربنواز حنفی صاحب، مناظر اسلام مولانا محمود عالم اوکاڑوی صاحب، مناظر اسلام مولانا علی اکبر جلبانی صاحب، مناظر اسلام مفتی نجیب اللہ عمر صاحب، مناظر اسلام مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہم العالی۔

نام نہاد رضا خانی مناظر جہانگیر نقشبندی کا مناظرے سے شرمناک فرار

قاری عبداللہ صاحب

قارئین کرام! ایک کہاوت تو آپ نے سنی ہوگی کہ ”گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو شہر کی طرف نکل بھاگتا ہے، اور چیونٹی کی جب موت کا وقت آتا ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں“۔ دیوبندیوں کے ساتھ اپنے جعلی مناظروں کی جعلی روئیدادیں ”مناظرہ اہلسنت“ کے نام سے چھاپنے والے کو کب نورانی کے چیلے اور کراچی کے بریلویوں کے نام نہاد مناظر اسلام صاحب جناب ”مولوی جہانگیر نقشبندی“ جو خود کو ”خطیب جہانگیر نقشبندی“ کہتا ہے اور اس کے ماننے والے اسے ”جہانگیر بھائی“ کہہ کر پکارتے ہیں کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ سستی شہرت کے حصول کیلئے اس نے قائد اہلسنت حضرت علامہ رب نواز حنفی صاحب مدظلہ العالی کے رسالے ”مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ“ پر چند لایعنی اعتراضات کر کے ایک تحریر ہمیں بھیجی۔ یہ تحریر راقم نے ادارہ نور سنت کے ذمہ داران کو 15 مارچ کو دی۔ انہوں نے اس جاہلانہ تحریر کو پڑھ کر کہا کہ ایسی فضول تحریر کسی عالم وہ بھی مناظر کی نہیں ہو سکتی، چنانچہ تحریر لانے والے ”عمران“ نامی بریلوی کو ان کے لکھوائے ہوئے موبائل نمبر پر فون کیا تو انہوں نے تصدیق کی کہ یہ تحریر انہیں جہانگیر نقشبندی صاحب ہی نے دی ہے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے خود اسے پڑھا ہے؟ تو کہا کہ تھوڑا پڑھا تو ہے مگر سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا لکھا ہوا ہے؟ جس پر ہماری بے اختیار ہنسی نکل گئی۔ ہم نے کہا کہ ہمارے ساتھ بھی کم و بیش یہی معاملہ ہے۔ اس کے بعد عمران صاحب کو کہا گیا کہ ان جہانگیر صاحب سے ملاقات کی کوئی صورت بن سکتی ہے؟ تو عمران صاحب نے کہا کہ ہمارے جہانگیر نقشبندی صاحب کہتے ہیں کہ دیوبندی Face to Face دو بدو بیٹھ کر مناظرہ نہیں کر سکتے ہمارے ساتھی نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو آپ ہماری ان سے بات کروالیں ہم خود دیکھ لیتے ہیں کہ کون آنا سامنا کرنے کی جرات کرتا ہے اور کون اپنے اکابر کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فرار کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ چنانچہ عمران صاحب نے اسی رات اپنے اس مناظر سے ہماری بات کروائی۔ اولاً کتاب مستطاب خنجر ایمانی کے متعلق کچھ باتیں ہوئی اس کے بعد جہانگیر نقشبندی صاحب نے خود ہی مناظرے کی بات کو

چھیڑ دیا ہمارے ساتھی تو اسی انتظار میں تھے فوراً کہا کہ کس موضوع پر کہاں مناظرہ کرنا ہے؟ جہانگیر صاحب نے کہا کہ دیکھو اگر حاضر ناظر علم غیب کے مسئلہ پر بات کریں تو اختلاف حل نہیں ہوگا کیوں نہ اصولی اختلاف پر بات کر لیجائے؟ ہم نے کہا اصولی اختلاف کیا ہے؟ تو کہا کہ آپ کے وہ چار اکابر جن کی عبارات حسام الحرمین میں موجود ہیں ان کی گستاخانہ عبارات پر بات کر لیتے ہیں۔ ہمارے نمائندے نے کہا کہ ٹھیک ہم تیار ہیں مگر چار کی جگہ پانچ کر دو۔ جہانگیر نقشبندی نے فوراً کہا ”پانچواں تو قادیانی تھا“، اور ہنسنے لگے ہمارے نمائندے نے کہا کہ قادیانی نہیں مولوی احمد رضا خان صاحب..... اب مولوی جہانگیر صاحب کی ساری ہنسی رفو چکر ایسے سٹپٹائے کہ فوراً ”فریفر فرار“ کی گردان شروع کر دی۔ ہمارے نمائندے نے نام نہاد مناظر کو آڑے ہاتھوں لیا جس پر جہانگیر صاحب نے تلملاتے ہوئے کہا کہ آپ دلائل تو نہ دیں۔ جس پر ہمارے نمائندے نے کہا کہ جب آپ ہمارے موقف کو تسلیم نہیں کریں گے تو اس کو تسلیم کروانے کیلئے دلائل دینا ہمارا حق ہے۔ ہم نے آپ کی ساری بات بغیر کسی لیت و لعل کی مان لی آپ ہماری ایک ماننے کیلئے تیار نہیں۔ بہر حال جب مناظر صاحب چاروں شانے چت ہو گئے تو خود ہی کہا کہ ٹھیک ہے کل میں عمران بھائی جو میرے بڑے با اعتماد ساتھی ہیں کو بھیج دوں گا تاکہ مناظرے کی ابتدائی گفتگو کی جاسکے۔

مگر وہ کل آج تک نہ آئی 15 اپریل کو ان کا خط موصول ہوا جس میں ہمیں کہا گیا کہ آپ لوگ میرا سامنا کرنے سے فرار ہو رہے ہیں اس شرمناک ڈھٹائی پر ہمیں جتنا سخت افسوس ہوا اتنا ہی اس بات کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ اس مذہب میں جو آدمی شرم و حیاء سے جتنا عاری ہو اور جھوٹ مکر و فریب کا جتنا ماہر ہوتا ہے ہی بڑے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ بہر حال ہم نے فوراً اسی دن ظہر میں عمران صاحب کو فون کیا اور کہا کہ آپ نے کل آنا تھا مگر کامل ایک ماہ گزر گیا آپ کی کل نہیں آئی۔ عمران صاحب نے کہا: ”میں آج جہانگیر صاحب سے پوچھ کر آپ کو بتا دوں گا کہ کیا کرنا ہے کیونکہ انہوں نے مناظرے کے حوالے سے مجھے کچھ بھی ہدایات نہیں دیں۔“ مگر عمران صاحب کی وہ آج، آج، آج ان سطور کے لکھنے تک نہیں آئی۔

جب رات کو عمران صاحب کا فون نہ آیا تو اسی رات مولانا ساجد خان صاحب حفظہ اللہ نے جہانگیر صاحب کو ان کے ذاتی نمبر پر کال کی اور کہا کہ آپ نے اپنی تحریر میں لکھا کہ ہم فرار ہو رہے ہیں اس جھوٹ کا ثبوت دو۔ میں نے آپ کو اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ جب ہم ایک ہی شہر کے رہنے والے ہیں تو تحریر کی اس جھنجھٹ پر پڑنے کے بجائے دو بدو تمام مسائل پر گفتگو کر لیتے

ہیں۔ مگر اس کا جواب آپ نے اب تک نہیں دیا۔ پچھلے ماہ آپ نے خود حسام الحرمین اور احمد رضا خان کے کفر و ایمان پر بات کرنے کی حامی بھری مگر باوجود وعدے کے آپ کا نمائندہ اب تک نہیں آیا۔ ہم نے آپ کو یہ تک کہا کہ اگر آپ نہیں آسکتے تو ہمیں اپنا پتہ بتا دیں ہم آجاتے ہیں آپ اس کیلئے بھی تیار نہیں ہو رہے ہیں اور فرار کا الزام ہم پر لگاتے ہیں کچھ تو خدا کا خوف کرو اس سفید ریش کے ساتھ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ بہر حال جہانگیر صاحب کی خوب خبر لی گئی اور مولانا صاحب نے گرجتے ہوئے کہا کہ مولوی جہانگیر صاحب! اگر ہم فرار ہو رہے ہیں تو میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں: ”میرے ساتھ مناظرہ کر لو اور میں آپ کو اپنا چیلنج لکھ کر بھیج رہا ہوں بتاؤ قبول کرو گے یا نہیں؟“ اب تو جہانگیر صاحب کی وہ حالت کہ کاٹو تو خون نہیں مولانا ساجد صاحب بار بار مطالبہ کرتے رہے کہ میں تحریری چیلنج بھیج رہا ہوں جواب دو اسے قبول کرو گے یا نہیں؟ مگر جہانگیر صاحب نے قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور ایک محفل میں شرکت کا بہانہ کر کے مزید گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

چور کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچانے کیلئے آخری کوشش کرتے ہوئے 20 اپریل کو مفتی معاویہ صاحب مدظلہ العالی نے مولوی جہانگیر صاحب کو فون کیا کہ آپ لوگوں نے کیا ڈرامہ بنایا ہوا ہے نہ آپ کا نمائندہ آ رہا ہے نہ ہمیں بلا رہے ہو مسئلہ کیا ہے آپ لوگوں کے ساتھ؟ تو مولوی جہانگیر صاحب کے تو تیر ہی بدلے ہوئے تھے، اور اب کی بار سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہ کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ لاہور کی طرز پر ایک فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے جس میں چوٹی کے علماء ہوں یعنی نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھانا چے گی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ فیصلہ کن مناظرے سے کیا مراد ہے؟ لاہور والا مناظرہ کیا آپ مانتے ہو؟ اس لئے اس کی وضاحت کرو کہ فیصلہ کن سے کیا مراد ہے؟ نیز یہ باتیں تو بعد کی ہیں ہمارا اور آپ کا جو مناظرہ ہونا تھا اس کا کیا بنے گا؟ مگر گلے کے اسی کانٹے سے تو جان چھڑانے کیلئے ”فیصلہ کن مناظرے“ کی بات کی، فوراً بولے کہ وہ نہیں کرنا بس فیصلہ کن کرنا ہے چوٹی کے علماء کا۔ مفتی صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم فیصلہ کن کیلئے بھی تیار ہیں مگر آپ پہلے ہمیں اپنا معذرت نامہ اور عذر تحریری طور پر لکھ کر بھیجیں کہ میں دیوبندیوں کے ساتھ سابقہ موضوع پر مناظرہ نہیں کر سکتا اس پر میں معذرت خواہ ہوں۔ مگر جہانگیر صاحب اس کیلئے بھی تیار نہ ہوئے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ جان تو آپ کی نہیں چھوٹی اس لئے فرمایا کہ بتاؤ فیصلہ کن مناظرہ کس طرح کہاں کب کرنا ہے؟ مفروضہ جہانگیر صاحب نے کہا کہ ہم اپنے بڑوں کو بلا لیتے ہیں آپ

اپنے بڑوں کو اور پانچ پانچ علماء ہو جاتے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا ٹھیک آپ بتائیں آپ اپنا بڑا کس کو سمجھتے ہیں؟ جہانگیر صاحب نے کہا ”عبدالنواب صدیقی“، کو مفتی صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ ان سمیت پانچ علماء کی مناظرے پر رضامندی کی تحریر ان سے لکھوا کر لے آئیں اور ہمیں دن و تاریخ بتادیں اس تاریخ کو جن پانچ علماء کو ہم بڑا سمجھتے ہیں ان کی تحاریر لے آئیں گے مگر وقت آپ ہمیں بتائیں، کیونکہ ہم نے آپ کو فرار تو کسی بھی طور پر نہیں ہونے دینا۔ مگر یہ ساری کہانی تو جہانگیر صاحب نے مناظرے سے فرار ہی کیلئے گھڑی تھی جب اس میں بھی ناکام ہو گئے تو آخری چال چلتے ہوئے کہا کہ آپ مجھے وقت کا پابند نہ کریں۔ جس پر مفتی صاحب نے کہا کہ آپ عجیب آدمی ہو وقت کا پابند نہ کریں، تو اس کا مطلب ہے ہمیں لٹکا کر رکھو کل کو ہم آپ کو فون کریں گے تو جواب ملے گا کہ وقت تو طے نہیں ہوا تھا جب ہم تیار ہوں گے تو بتادیں گے۔ اس لئے وقت متعین کرو۔ اس آخری چال میں بھی ناکامی دیکھتے ہوئے جہانگیر صاحب نے انتہائی بد اخلاقی و بد تہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہہ کر ہمارا فون کاٹ دیا کہ دوبارہ مجھے فون مت کرنا اور میں تمہارا فون نہیں اٹھاؤں گا۔

قارئین کرام! ان تمام باتوں کی فون ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے جو انٹرنیٹ پر بھی اپلوڈ کر دی گئی ہیں۔ یاد رہے مولوی عبدالنواب صدیقی صاحب وہ آدمی ہیں کہ آج سے کچھ سال پہلے لیاقت آباد کے ایک مولوی نے اسے اپنی مسجد میں بیان کیلئے بلوایا تھا اور قائد اہلسنت مولانا رب نواز حنفی صاحب کو پیغام بھجوایا کہ ہمارے مولوی عبدالنواب صاحب آرہے ہیں مناظرے کی تیاری کر لو حضرت قائد اہلسنت نے فوراً اپنے نمائندے بھیجے کہ ہم مناظرے کیلئے تیار ہیں اور عبدالنواب صدیقی کو کہو کہ اپنا چیلنج لکھ کر دے دے اور ہم بغیر چیلنج لئے یہاں سے نہیں جائیں گے اب تو وہاں کے مقامی لوگوں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور کہا کہ وہ مناظرے کیلئے نہیں بیان کیلئے تشریف لا رہے ہیں، جس پر ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ جب مناظرے کیلئے نہیں آرہے ہیں تو مناظرے کا پیغام کیوں بھیجا؟ اب تو ہر حال میں مناظرہ ہوگا بالآخر مقامی لوگوں اور مولوی صاحب نے اپنی اس حرکت پر معافی مانگی اور اپنا معافی نامہ تحریر کر کے دیا جسے بعد میں شائع کر کے پورے علاقے میں تقسیم کیا گیا یہ معافی نامہ اور اس کے گواہ آج بھی علاقہ میں زندہ موجود ہیں۔ اسی طرح مولوی کو کب نورانی نے جب دیوبند سے بریلی نامی سر تاپا کذب کتاب لکھی تو حنفی صاحب نے انہیں بھی مناظرے کی دعوت دی مگر کو کب نورانی صاحب کو آج تک سامنا کرنے کی جرات نہ ہوئی

جس کا اقرار جہانگیر صاحب نے بھی کیا۔ تو جہانگیر صاحب جن لوگوں سے آپ فیصلہ کن مناظرے کی بات کرتے ہیں وہ تو عرصہ ہوا معافیاں مانگ کر مفرور ہیں۔

بہر حال مولوی جہانگیر صاحب سے ہماری گزارش ہے کہ جعلی مناظرے لکھنا بہت آسان ہے مگر مناظرہ کرنا آپ جیسوں کے بس کا روگ نہیں جنہیں اردو عبارت تک لکھنا نہ آتی ہو، اگر اس تحریر کو پڑھ کر عمران صاحب اور جہانگیر صاحب کو دوبارہ مناظرہ کرنے کا شوق ہوا تو وہ ہم سے بلا جھجک رابطہ کر سکتے ہیں۔

جہانگیر نقشبندی کو کپڑا فروش کہنے والے زکوٰۃ خور متوجہ ہوں

ٹیاری مناظرے میں محمد علی حنفی رضا خانی انہیں کپڑا فروش تو ایسے کہہ رہے تھے جیسے ان کے لاڈلے مناظر ظفر رضوی نے تو کبھی اپنے ٹھیکیدار بہنوئی کے پاس نوکری کی ہی نہ ہو۔ اگر جہانگیر نقشبندی کیلئے کپڑا فروشی کرنا جرم ہے تو ظفر رضوی کا اپنے بہنوئی کی نوکری کرنا کونسا اعزاز ہے؟ محمد علی رضا خانی جی! کپڑا بیچ کر باعزت روزگار حاصل کرنے زیادہ بہتر ہے یا آپ کی طرح دوسروں کی زکوٰۃ و صدقات پر پلنا باعث اعزاز ہے؟

غلام مہر علی آف چشتیاں اسی رضا خانی کپڑا فروش کے بارے میں لکھتے ہیں:

”فاضل نوجوان محمد جہانگیر نقشبندی مسلک کا درد رکھنے والے اور مناظرہ کا جنون کی حد تک شوق رکھنے والے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ علامہ حامد حسین قریشی رضوی لکھتے ہیں:

کراچی کے عوام اہلسنت خوش قسمت ہیں کہ ان کو خطیب پاکستان مولانا مناظر محمد جہانگیر نقشبندی ملے ہیں جو 24 گھنٹے مناظرہ کیلئے تیار رہتے ہیں بدعقیدہ کو منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ (مناظرہ اہلسنت، ص 11، زاویہ پبلشرز لاہور)

جناب قریشی صاحب! اس نام نہاد مناظرہ کو 24 گھنٹے کیلئے نہیں صرف 3 گھنٹے کیلئے ہم سے مناظرہ کیلئے تیار کر دیں تو یہ آپ کا بریلوی مسلک پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

بہر حال محمد علی صاحب! آنکھیں کھول کر پڑھیں یہ موصوف کپڑا فروش نہیں آپ کے مسلک کے مایہ ناز مناظر ہیں جو 24 گھنٹے (غالباً خواب میں) مناظرے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

تعارف رضا خانیت (بریلویت)

فاتح بریلویت مولانا ابوالیوب قادری صاحب مدظلہ العالی

جب تک کسی کا صحیح تعارف نہ ہو اس وقت تک اس کے متعلق کچھ کہنا وقت کا ضیاع ہے اور کسی تبصرہ نگار کا تبصرہ بے سود ہے۔ ہاں! جب صحیح تعارف ہو جائے تو پھر اس پر تبصرہ کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے برصغیر میں انگریز کی سیاسی ضرورت کے پیش نظر ایک فتنہ پیدا کیا گیا جو بعد میں رفتہ رفتہ مذہبی شکل اختیار کرنے لگا۔ میری مراد ”اہل بدعت“ رضا خانیت ہے۔ جب تک ان کا صحیح تعارف نہ ہو آپ ان کو پہچان نہیں سکیں گے۔ اس لئے راقم ان کے نظریات، عقائد و اعمال و افکار سے ہٹ کر ایک نئے زاوے کی طرف آپ کو لے جانا چاہتا ہے۔

رحمت دو عالم، فخر کون و مکان، زبدہ زمین و زماں محمد عربی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ بے حیاء بندہ جو چاہے کرتا پھرے۔ جب آدمی سے شرم و حیاء کا حصہ جس کو ایمان کا خصوصی شعبہ فرمایا گیا ہے رخصت ہو جائے تو پھر وہ خدا، رسول، صحابہ، اکابر امت الغرض کسی کو بھی معاف نہیں کرے گا۔ اس لئے اس عنوان پر چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

۱: علم و تفقہ کا معیار رضا خانی قوم میں کیا ہے؟: بریلوی مسلک کی معتبر کتاب ”المیزان امام احمد رضا نمبر“ میں ہے: ”مرد کی شرمگاہ کے اعضاء کو 9 ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیمروز سے بھی زیادہ درخشاں اور تابندہ ہے۔“

(المیزان کا امام احمد رضا نمبر 212)

فاضل بریلوی کے علم و تفقہ پر جو سب سے بڑی وزنی اور اعلیٰ دلیل ملی، وہ یہی ہے کہ انہوں نے مرد کی شرمگاہ کے 9 حصے بتائے ہیں۔ جو کسی اور نے نہیں بتائے۔ اگر مجھے معاف رکھیں تو میں بات کروں کہ واقعی یہ فاضل بریلوی ہی کا حصہ ہے ان سے بڑا اس فن میں کوئی نہیں۔

مزید دنیائے رضا خانیت سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اس فن میں فاضل

بریلوی کا استاد کون ہے؟ فاضل بریلوی نے یہ تحقیق کس سے سیکھی؟

۲: دوسری چیز ہے عبادت۔ اس میں بھی رضا خانی سوچ کا معائنہ فرمائیں:

یہ جو میں آپ کو عرض کرنے لگا ہوں یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک بار عصر کی نماز پڑھ کر آپ مکان تشریف لے گئے، کچھ دیر بعد لوگوں نے دیکھا کہ آپ مسجد میں آکر نماز پڑھ رہے ہیں۔ ایک صاحب جو خود حضرت کے پیچھے نماز پڑھ چکے تھے، بہت متحیر ہوئے کہ بعد عصر نوافل نہیں اور اگر کسی وجہ سے نماز نہیں ہوئی تھی تو حضرت کا حافظہ ایسا نہیں تھا کہ مجھے بھول جاتے اور مطلع نہ فرماتے۔ حضرت نے سلام پھیرا تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ نماز کیسی؟ فرمایا: قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد ”نفس کی حرکت“ سے میرے انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ (انوار رضا، ص: 75 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یہ بھی یاد رہے کہ بعد تشہد تو درود شریف ہی پڑھا جاتا ہے اس وقت فاضل بریلوی کی حالت معائنہ فرمائیں۔

۳: ساری عبادت میں جس کا درجہ سر کا ہے اس کا حال تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا اب تقویٰ جو ان عبادات کا حاصل ثمرہ اور نتیجہ ہے وہ بھی دیکھ لیں۔ فاضل بریلوی کے تقوے کو ثابت کرنے کیلئے سب سے بڑی دلیل دیکھئے۔

مولوی عبدالمبین نعمانی بریلوی لکھتے ہیں:

”آئے چند واقعات و شہادات کی روشنی میں اس حیثیت سے بھی حضرت امام کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تا کہ معلوم ہو جائے کہ مرد حق آگاہ، زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور حزم و احتیاط کے کس بلند مقام پر فائز ہے۔ سب سے پہلے عہد طفولیت کا ایک عبرت انگیز واقعہ ملاحظہ ہو۔ ابھی ساڑھے تین برس کی عمر ہے ایک نیچا کرتا باہر سے دولت خانے کی طرف چلے جا رہے تھے کہ سامنے سے کچھ بازاری عورتوں (طوائفوں) کا گزر ہوا ان پر نظر پڑتے ہی ساڑھے تین برس کے امام نے اپنا لمبا کرتا اٹھایا اور دامن سے آنکھیں چھپا لیں یہ غیورانہ انداز دیکھ کر ان عورتوں نے تضحیکانہ طور پر کہا: واہ میاں صاحبزادے نظر کو ڈھک لیا

اور ستر کھول دیا۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ص: 232)

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بچپن کی عادت کم چھوٹی ہے (تخصیص فتاویٰ رضویہ، ص: 432)

قارئین کرام! فاضل بریلوی کی یہ عادت کب تک رہی ہوگی؟ آپ کو بخوبی سمجھ آگئی ہوگی۔ یہ حال شرم و حیاء کا تقویٰ اور عبادات میں ہے۔ جب عبادات اور تقویٰ کی یہ حالت ہے تو باقی احوال کو آپ اسی پر قیاس کر لیں۔ جب شرم و حیاء کا یہ عالم ہے تو پھر باقی فاضلہ ما شئت جو چاہیں یہ لوگ کریں۔ ان کو کیا رکاوٹ پیش آتی ہوگی۔ نہ اسلاف کا ادب نہ ہی اولیاء اللہ سے شرم اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی حیاء۔

القصہ! ہر طرح سے یہ لوگ عاری ہیں لہذا ان لوگوں نے اپنی مرضی سے عقائد تراشے اور اپنی مرضی سے اعمال اختراع کیئے جن کے قائلین کو سنی جبکہ مانعین اور تارکین کو وہابی کہنے لگے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے دجال کی جنت و دوزخ ہوگی جو درحقیقت بالعکس ہوگی یہاں بھی کچھ اسی طرح ہے۔

اب آئے چلئے آستانہ علم و ہنر دارالعلوم دیوبند کو وہاں کے علم و تفقہ کی گواہی تو خود مخالفین بھی دینے پر مجبور ہیں جیسا کہ مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

اہل سنت بہر قوالی و عرس

دیوبندی بہر تصنیفات و درس

خرچ سنی بر قبور و خانقاہ

خرچ نجدی بر علوم و درسگاہ

(دیوان سالک، ص: 45)

مولوی عبدالحکیم شرف قادری لاہوری لکھتے ہیں:

مال سنی بہر قوالی و عرس مال نجدی بہر تعلیم است و درس

مال سنی بر قبور و خانقاہ دیوبندی بر علوم و درسگاہ

سنی کا مال قوالی و عرس کیلئے جبکہ نجدی کا مال تعلیم و درس کیلئے ہے سنی کا مال قبروں اور خانقاہوں

پر خرچ ہوتا ہے جبکہ دیوبندی کا مال علوم و درس گاہوں پر خرچ ہوتا ہے۔

(خدا کو یاد کرے پیارے، ص: 85)

تو یہ بات دو گواہوں سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ صحیح علم و درس گاہ جب اہل السنّت والجماعت دیوبند کے پاس ہے تو علم کی شان یہ ہے کہ العلم نور یضع اللہ بہ فی قلب مومن علم تو اللہ کی طرف سے ایک روشنی ہے جو مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔ تو جب یہ روشنی اہل السنّت دیوبند کو ملی تو انہوں نے عقائد و نظریات اور اعمال صالحہ کو پہچان لیا کہ وہ حق و سچ ہے جو اکابر و اسلاف سے ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے جب ہمارے مخالفین کے پاس صحیح علم و درس گاہ نہیں تو پھر صحیح عقائد و نظریات نظر ہی کیسے آئیں گے۔

دوسری چیز نماز ہے ہمارے اکابر کی نماز کا یہ عالم تھا کہ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ حضرت قطب الارشاد رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں رات کا تھوڑا حصہ لیٹتے ہیں پھر اٹھ جاتے ہیں نماز پڑھنے کیلئے۔

(مسلم علماء دیوبند اور حب رسول ﷺ، ص: 33)

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ حضرت قطب الارشاد مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں: حضرت مولانا قدس سرہ نے ایک آیت پر روتے روتے تمام رات گزار دی تھی اور وہ آیت یہ تھی یوم تبلی السرائر فما له من قوۃ ولا ناصر۔

(اکابر علماء دیوبند اتباع شریعت کی روشنی میں، ص: 45)

حضرت شیخ الحدیث حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ ہی کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ دیوبند کے جلسہ دستار بندی میں جب آپ تشریف لائے تو غالباً عصر کی نماز میں ایک دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب نماز پڑھانے کیلئے مصلے پر جا کھڑے ہوئے مخلوق کے اژدہام اور مصافحہ کثرت کے باوجود عجلت کے جس وقت آپ جماعت میں شریک ہوئے ہیں تو قرأت شروع ہو گئی تھی۔ سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا تو آپ اداس

اور چہرہ پر اضمحلال برس رہا تھا اور آپ رنج کے ساتھ یہ الفاظ فرما رہے تھے کہ افسوس 22 برس بعد آج تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہے۔

(اکابر علمائے دیوبند، ص: 47)

اب آپ تقویٰ کو بھی دیکھ لیجئے۔ شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

”راقم الحروف کے جد امجد حضرت مولانا محمد یاسین صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ ہم نے دارالعلوم کا وہ وقت بھی دیکھا جس میں صدر مدرس سے لیکر ادنیٰ مدرس تک اور مہتمم سے لیکر دربان و چیرا سی تک سب کے سب صاحب نسبت بزرگ اور اولیاء اللہ تھے۔ دارالعلوم اس زمانے میں دن کو دارالعلوم اور رات کو خانقاہ معلوم ہوتا تھا کہ اکثر حجروں سے آخر شب میں تلاوت اور ذکر کی آوازیں سنائی دیتی تھیں اور درحقیقت یہ اس دارالعلوم کا طرہ امتیاز تھا۔“ (ماہنامہ الرشید کا دارالعلوم دیوبند نمبر، ص: 373)

آگے لکھتے ہیں: ”شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ سارا دن تعلیم و تدریس کی محنت اٹھانے کے باوجود رات کو دو بجے بیدار ہو جاتے اور فجر تک نوافل و ذکر میں مشغول رہتے تھے اور رمضان المبارک میں تو تمام رات جاگنے کا معمول تھا حضرت کے یہاں تراویح سحری سے ذرا پہلے تک جاری رہتی تھی اور مختلف حفاظ کئی کئی پارے سناتے تھے یہاں تک کہ حضرت کے پاؤں پر ورم آ جاتا اور حتیٰ تو درمت قدماء کی سنت نبویہ ﷺ نصیب ہوتی تھی۔“

(ماہنامہ الرشید کا دارالعلوم دیوبند نمبر، ص: 374)

قارئین کرام! آپ خود بتائیں کہ شرم و حیاء کن کو نصیب ہوا اور کن کو اس سب سے خالی ہونا نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو شرم و حیاء کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

رضا خانی علماء یہود کے نقشِ قدم پر

قسط چہارم

چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قارئین کرام! ہم نے آج سے تقریباً عرصہ دو سال پہلے ایک لاہوری رضا خانی کے اعتراضات کے جواب میں ایک مضمون ”بریلوی علماء یہود کے نقشِ قدم پر“ شروع کیا تھا جس کی پہلی قسط ”سیفِ حق“ نامی رسالے میں شائع ہوئی تھی۔

اس مضمون کا مقصد بریلوی کتب میں ہونے والی تحریفات کی نشاندہی کرنا تھی۔ اس مضمون میں دیگر کتب کے ساتھ ”مکتبۃ المدینہ“ کی طرف سے شائع کردہ تخریج شدہ ”ملفوظاتِ علیحضرت“ میں متنازعہ فیہا عبارات میں کی گئی تحریفات کو بھی زیر بحث لایا گیا یہ تحریفات ”سیفِ حق“ میں شائع ہونے سے پہلے راقم الحروف ایک مضمون کے ذریعہ انٹرنیٹ پر شائع کر چکا تھا، اور الحمد للہ میرے اس مضمون کی بازگشت رضا خانی مرکز ”منظر الاسلام بریلی“ تک میں سنائی گئی اور موجودہ ”فرقہ مبتدعہ“ کے سربراہ ”آل قارون مولوی اختر رضا خانی“ کو ایک وضاحتی بیان ”یوٹیوب“ پر اپلوڈ کرنا پڑا جس میں نام نہاد دعوت اسلامی کی اس حرکت سے لاطعلق کا اظہار کیا گیا اور نام نہاد دعوت اسلامی کی اس حرکت کی مذمت بھی کی اور کہا کہ یہ حرکت لوگوں کو گمراہ کرنے کے مترادف ہے۔ بعد میں یہ مضمون بریلوی دعوت اسلامی کے خلاف ہندوستان میں بننے والی نام نہاد ”سنی دعوت اسلامی“ نے بھی اپنی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا مگر احمد رضا خانی قارونی المختار کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مضمون میں سے میرا نام نکال کر اپنی تحقیق کے طور پر پیش کیا۔

اس ہر طرف کی مذمت نے نام نہاد دعوت اسلامی کا خوب منہ کالا کیا اور آخر مجبور ہو کر ”مکتبۃ المدینہ“ ہی سے ۲۰۱۲ء میں ملفوظات کا ایک اور نیا ایڈیشن شائع کر دیا گیا اور

حیرت انگیز طور پر اس بار اپنی سابقہ روایات کے مطابق سارا ملبہ ”کاتب“ کے کندھوں پر ڈالنے کے بجائے واضح طور پر اقرار کیا گیا کہ یہ تحریفات انہی لوگوں نے جان بوجھ کر کی ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں وہ اعتذار جو اس نئے ایڈیشن کے ساتھ شائع ہوا:

”اعتذار“

مجلس المدینۃ العلمیۃ نے کتاب ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ مع تخریج و تسہیل جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ مطابق جون ۲۰۰۹ء کو شائع کی تھی اس ایڈیشن میں چند عبارات شامل نہیں کیں اس پر ہم معذرت خواہ ہیں۔ اس ایڈیشن محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق نومبر ۲۰۱۲ء میں ان عبارات کو شامل کر دیا گیا ہے۔ (ملفوظات - ص: ۲: نومبر ۲۰۱۲ء مکتبۃ المدینۃ)

اس ”اعتذار“ میں واضح طور پر نام نہاد دعوت اسلامی کے ذمہ داروں نے تسلیم کر لیا کہ اس ایڈیشن میں چند عبارات شامل نہیں کی۔ اب بجا طور پر ہمیں اس مقام پر یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان رضاخانیوں کی غیرت و حمیت کو آواز دیں جو بعض ناشرین کی غفلت پر آسمان سر پر اٹھالیتے ہیں کہ ہائے تحریف کردی ہائے تحریف کردی یہاں پر اپنے ان بھائیوں کے متعلق ان کی زبان پر تالے کیوں لگ گئے؟ تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک مصنف اپنی زندگی میں اپنی کسی کتاب کی کسی عبارت میں کمی و بیشی کر دیتا ہے یا اسے حذف یا تبدیل کر دیتا ہے یا اپنی سابقہ رائے سے نئی تحقیق کی بنیاد پر رجوع کرتا ہے تو یہ عقل و خرد سے خالی رضاخانی فوراً ویلا شروع کر دیتے ہیں تحریف کردی۔ مگر یہاں چور خود اپنی چوری کا برملا اعلان کر رہا ہے مگر ان کے خلاف ایک لفظ علمائے اسلام پر الزام تراشی کرنے والوں کے منہ سے نہیں نکلتا یہ کھلا تعصب، منافقت اور دورنگی کا شرمناک مظاہرہ نہیں؟

لاہور کا ایک رضاخانی لکھتا ہے:

”یہ اقتباس اعتماد کر کے نہیں بلکہ چوری کر کے لکھا گیا ہے لیکن بدنامی کے ڈر سے انہوں نے ایسا نہیں لکھا کاش کہ انہیں بدنامی کے بجائے

اللہ تعالیٰ کا ڈر بھی ہوتا۔“ (کلمہ باطل شماره ۱۰-ص: ۳۳)

ہم بھی نام نہاد دعوت اسلامی سے کہیں گے کہ ”محض شامل نہیں“ کیس سے کام چلنے والا نہیں تم نے اپنے امام کے ملفوظات میں واضح طور پر تحریف کا ارتکاب کیا ہے لہذا اس بات کا واضح اعلان کرو کہ تم اس تحریف کے مرتکب ہوئے ہو اور مخالفین کے شدید دباؤ پر مجبوراً ان گستاخانہ و غیر شرعی عبارات و خرافات کو دوبارہ شامل کر رہے ہو۔ مگر چونکہ اس طرح لکھنے پر بدنامی ہوگی کاش کے تمہیں بدنامی کے بجائے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوتا مگر جن مشرکوں کے دلوں میں ہر وقت پیر طوائف شاہ، پیر کرتا اٹھا شاہ، پیر نوحصول والا شاہ، پیر انگرکھا توڑ شاہ، پیر گھوڑے شاہ، پیر کھوتے شاہ، پیر گھسیٹا شاہ، پیر شادی شاہ، پیر کوا شاہ، کے انتر منتر کا خوف بیٹھا ہوا ہو بھلا اس دل میں خوف خدا کو کہاں جگہ مل سکتی ہے؟

پھر نام نہاد دعوت اسلامی کے جھوٹ، مکر و فریب کا اندازہ لگائیں، کہہ رہے ہیں: ”چند عبارات رہ گئیں“ حالانکہ محقق العصر استاذی حضرت مولانا مفتی نجیب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے بقول 170 سے زائد مقامات پر تحریفات ہوئی ہیں، کیا 483 صفحات کی کتاب میں 170 سے زائد مقامات میں تحریف و تبدیلی بریلوی لغت میں ”چند عبارات“ کہلائی جاتی ہیں؟

پھر دعوت بریانی والوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ عبارات آخر کس کے کہنے پر نکالی گئیں اور کیوں نکالی گئیں؟ اور اب کس کے کہنے پر اور کیوں دوبارہ شامل کی جا رہی ہیں؟ پھر ملفوظات اعلیٰ حضرت کے متعلق رضا خانیوں کے امام، بدعات کے عالمی داعی الیاس عطاری صاحب کا کہنا ہے:

”اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے عطا کردہ مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجائے۔“ (ملفوظات۔ پیش لفظ۔ ص: ۲۶-۵ جون ۲۰۰۹)

ہم نام نہاد دعوت اسلامی والوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے جن عبارات کو ملفوظات میں شامل نہیں کیا، کیا وہ ”مدنی پھول“ کہلائے جانے کے مستحق نہیں تھے؟ یا وہ

پھول اس قدر بوسیدہ اور خرافاتی تھے کہ ان کا نام نہاد ”مدنی دل“ اب اسے قبول کرنے کیلئے تیار نہ تھا؟ یا پھر تمہیں مدنی پھولوں سے نفرت ہی اس قدر ہے کہ جس طرح ممکن ہو سکے ان کو مسل دیا جائے۔ نیز الیاس عطار صاحب یہ معمہ بھی حل کریں کہ بریلی میں پائے جانے والے ایک شخص کے اقوال ”مدنی پھول“ کیسے بن جاتے ہیں یا بریلیوں کے ہاں احمد رضا خان بڑھچ المختار امن میاں معاذ اللہ ”مدینہ“ تھا؟ مکہ مدینہ میں رہنے والے رسول مدنی مکی ﷺ کے امتی تو رضا خانیوں کے مذہب میں سب سے بڑے کافر و گستاخ ہیں مگر کراچی اور بریلی کی گلیوں میں گھومنے والے دجال کی ایک آنکھ کی طرح گرم چھچ سے ماتھے پر سیاہ داغ لگائے یہ منحوس بے نور چہروں والے بدعتی ایک آن سے مدنی بن جاتے ہیں کہیں قادیانیوں کی طرح تم رضا خانیوں نے بھی کیا اپنا مکہ و مدینہ بدل دیا ہے؟

پھر رضا خانیوں نے اس نئے ایڈیشن میں صرف ان مقامات کی عبارات کو درست کیا ہے جس کو راقم الحروف نے اپنے مضمون میں پیش کیا تھا اور دیگر کئی تحریف شدہ عبارات کو ہاتھ بھی نہیں لگایا جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ تحریف جان بوجھ کر کی گئی اور محض ہمارے دباؤ پر صرف چند عبارات کو شامل کیا گیا ہے۔ اور دلچسپ بات یہ جن عبارات کو دوبارہ شامل کیا گیا ہے ان تمام عبارات کے حاشیہ میں ان پر ہونے والے اعتراضات کے لایعنی جوابات بھی دینے کی کوشش کی گئی ہے جو اس بات کی واضح علامت ہے کہ یہ عبارات علمائے اہل السنۃ والجماعۃ کے اعتراضات کی وجہ سے نکالی گئی تھیں۔

رضا خانی لکھتا ہے:

”اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گھمن صاحب نے ہماری تنقید کو درست تسلیم کر لیا ہے۔“ (کلمہ باطل۔ ص: ۳۳)

رضا خانیوں کے اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے اعتراضات کے بعد ان عبارات کو دوبارہ شامل کرنا اس بات کا پس پردہ اقرار ہے کہ ان عبارات پر ہماری طرف سے ہونے والی تنقید کو درست تسلیم کر لیا گیا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس نئے ایڈیشن میں بھی کئی جگہ تحریفات ہیں اور اس سے بھی بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ جو تحریفات پچھلے تمام ایڈیشنز میں نہیں کی گئیں حتیٰ کہ تحریف شدہ ایڈیشن میں بھی وہ حوالہ موجود تھا اس نئے ایڈیشن میں اس میں بھی تحریف کر دی گئی جس کی تفصیل آئینہ آنے والی قسطوں میں پیش کی جائے گی انشاء اللہ۔ اسی لئے تحریف شدہ اس نئے ایڈیشن کے آخر میں 11 رضا خانی بدعتی مولویوں کی تقاریض شامل کی گئیں ہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کا جواب بھی ایک رضا خانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

”ایک چال چلتے ہوئے مآخذ و مراجع کا اضافہ کر دیا تاکہ آئینہ اس پر کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ یہ کتاب چوری کر کے لکھی گئی ہے“۔ (کلمہ باطل۔ ص: ۳۲)

ہم سمجھتے ہیں کہ نام نہاد دعوت اسلامی نے بڑی شاطرانہ چال چلی ہے اپنے ان گیارہ علماء کی تائید لگا کر نام نہاد دعوت اسلامی نے اپنے تمام مخالفین پر یہ واضح کر دیا کہ یہ تحریفات صرف ہم نے نہیں کیں ہم نے تو اس تحریف شدہ ایڈیشن کو ان علماء پر بھی پیش کیا کسی مولوی نے کسی تحریف کی طرف اشارہ نہیں کیا بلکہ اسی تحریف شدہ ایڈیشن کی پذیرائی کی گویا احمد رضا خان قارونی کی شریک و گمراہ کن تعلیمات میں تحریف صرف ہمارا کام نہیں بلکہ پورا مسلک جماعتی صورت میں اس میں ملوث ہے لہذا آئینہ جو بھی اعتراض کر و صرف ہمیں قصور وار نہ ٹھہرانا۔

میں یہاں ایک بار پھر ان رضا خانیوں سے سوال کروں گا کہ دیوبندیوں پر اعتراض کرتے ہو کہ: ”ان کی کتابوں میں تحریفات ہو رہی ہیں“ یہ اتنے بڑے محرف تمہاری ناک کے نیچے مسلکی پالیسی کے تحت تمہارے امام کی کتابوں میں تحریف کر رہے ہیں کسی رضا خانی کو قبر یاد نہیں آتی؟ کسی رضا خانی کو خوفِ خدا دامن گیر نہیں ہوتا؟ کہ وہ انصاف و دیانت کا تراز و لیکرو ہی قلم جو علمائے اسلام کے خلاف زہرا لگتا ہے اپنے ان ہم مسلک لوگوں کے خلاف بھی کچھ لکھے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوگا اس لئے کہ ان کی روزی روٹی تو علمائے دیوبند پر الزام تراشی سے وابستہ ہے اگر اپنے ہی مسلک کے خلاف آواز اٹھائی تو اس مہنگائی کے

دور میں منہ کا ترنوالہ بھی میت کی دیگوں کے یہ بھوکے چھین کر لے جائیں گے۔

میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں اور ساتھیوں سے بھی کہتا ہوں کہ رضا خانیوں کے خلاف علمائے اسلام کی یہ سب سے بڑی کرامت ہے کہ یہ رضا خانی جو اعتراض جو الزام علمائے دیوبند پر لگاتے ہیں وہی بات ان کے گھر سے نکل آتی ہے۔ الحمد للہ آج یہ دعویٰ ایک بات پھر سچ ثابت ہوا دوسروں پر تحریف کا الزام لگانے والوں کیلئے راقم الحروف کا یہ مضمون اب ایسا کانٹا بن چکا ہے جو ان سے نہ نگلتے بنے نہ اگتے۔

اور آخر میں رضا خانیوں ہی کی زبان میں کہوں گا:
”راقم کے مضمون نے ان کی جڑیں ہلا دی ہیں تبھی تو یہ ایسا کرنے پر
مجبور ہوئے ہیں“۔ (کلمہ باطل۔ ص: ۳۵)

(جاری ہے.....)

انا لله وانا اليه راجعون

تبلیغی مرکز رانیوڈ کے نائب امیر مولانا جمشید علی خان انتقال کر گئے ان کی ناگہانی وفات پر وزیراعظم میاں نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور مشیر صحت پنجاب خواجہ سلمان رفیق نے گہرے دکھ اور درد کا اظہار کیا اور ان کی دینی خدمات کو سراہا
(روزنامہ جنگ لاہور، ۴ نومبر ۲۰۱۴)

(بقیہ صفحہ نمبر 34) ”سگِ مگس“ را اگر کنی مقلوب..... قلبِ او غیر ”سگِ مگس“

نشود۔ والا معاملہ ہے۔ ہمارے

خیال میں یہ اہل اللہ کو بدنام کرنے اور ان سے بغض و دشمنی رکھنے کی دنیوی سزا ہے۔

دیکھ اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو۔

(جاری ہے.....)

..... اور انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا

(ادارہ)

”جناب مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی کا بیان ہے کہ امام احمد رضا نماز میں اس قدر احتیاط اور جزئیات مسائل کا ایسا اہتمام فرماتے کہ عام تو عام، اکثر علماء اس پر عمل کرنا تو درکنار اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ ایک سال امام احمد رضا خان کی مسجد میں بیس رمضان المبارک سے میں مختلف ہوا۔ جب چھبیس ۲۶ رمضان المبارک کی تاریخ آئی تو امام احمد رضا نے بھی اعتکاف فرمایا قبل اعتکاف ایک دن کا واقعہ ہے کہ عصر کے وقت حضور امام احمد رضا تشریف لائے اور نماز پڑھا کر تشریف لے گئے۔ میں مسجد کے اندر کونے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں ایک صاحب آئے اور مجھ سے کہنے لگے آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ میں نے کہا ابھی حضور کے پیچھے پڑھی ہے تو ان صاحب نے تعجب سے کہا کہ حضور تو اب پڑھ رہے ہیں۔ میں نے بھی سنا تو نہایت تعجب کیا اور یقین نہ ہوا۔ اس لیے کہ نماز عصر کے بعد کوئی نماز داخل نہیں اور امام احمد رضا نے ہم لوگوں کے سامنے نماز پڑھی اور پڑھائی ہے اور ابھی مغرب کا وقت نہیں پھر اگر کوئی غلطی ہوگئی ہوتی تو سب کو اعادہ کرنے کا حکم فرماتے۔ غرض مجھ کو بڑھی حیرت ہوئی۔ انہوں نے پھر کہا دیکھ لیجئے پڑھ رہے ہیں۔ تب میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو واقعی نماز پڑھ رہے تھے۔ منتظر کھڑا رہا جب سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا۔ حضور میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ابھی نماز پڑھائی اور پھر پڑھ رہے ہیں۔ نوافل کا بھی اس وقت سوال نہیں تو امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیر میں بعد تشہد ”حرکت نفس“ سے میرے ”انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر میں جا کر بند درست کرا کر اپنی نماز احتیاطاً پھر سے پڑھ لی۔“ (انوار رضا ص ۲۵۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

”انگر کھا“ ایک خاص قسم کا ”کوٹ“ ہوتا ہے جو ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلب کے حضرت کی حرکتِ نفس یعنی ”عضو مخصوص کی حرکت“ سے کوٹ کا بند ٹوٹ گیا۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمیں اس حیا سوز اور بیہودہ واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بیحد شرم آتی ہے۔ اے کاش ہم مجبور نہ ہوتے۔

حرکتِ نفس یعنی..... لا حول ولا قوۃ..... اور وہ بھی مسجد میں..... مسجد میں بھی نماز کے دوران..... وہ بھی امام ہونے کی حالت میں..... نماز بھی عصر کی..... عصر بھی رمضان المبارک کا..... رمضان المبارک کا بھی آخری عشرہ..... اور حد یہ کہ یہ حرکت عین اس وقت ہوئی جب خان صاحب مصروف درود شریف تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ بعد تشہد کے یہ حرکت ہوئی۔

رضا خانو! خدا را بتاؤ کیا یہ ہے درود کا احترام؟ کیا یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ہے؟ کوئی جواب اس بد تمیزی کا، اس مچھا ہٹ کا اس گستاخی کا، اس ذہنی آوارگی کا؟ جو شخص مستی میں اس حد تک غرق ہو اور شہوت کے نشے میں اتنا چور ہو کہ اسے نہ نماز کا لحاظ ہو..... نہ رمضان کا..... نہ مسجد کا ادب ملحوظ ہو نہ درود کا..... اور نہ امامت کی ذمہ داریوں کا احساس ہو..... نہ روزہ دار ہونے کا..... کیا ایسا شخص اس لائق ہے کہ اسے کسی اچھے لقب سے یاد کیا جائے؟۔

دیکھئے! غصہ نہ ہوں، ناراض نہ ہوں۔ ہم نے خان صاحب کی طرف کوئی فرضی بات منسوب نہیں کی، یہ گھناؤنا واقعہ ہم تمہاری ہی کتاب سے لکھ رہے ہیں اور تم ہی سے انصاف چاہتے ہیں کہ آپ اسے بیہودہ اور شرمناک حرکت سمجھتے ہیں یا نہیں؟۔ اگر شرمناک حرکت سمجھتے ہیں تو اس درجہ شرمناک حیا سوز حرکت کے مرتکب کو کیا کہا جائے امام؟ اعلیٰ حضرت؟ یا کیا.....

زبان پر خدا تعالیٰ و نبی ﷺ کے اسماء گرامی اور ذہن میں شہوانی خیالات۔

تیرا غضب کہاں ہے خداوند ذوالجلال

اس درجہ چمچا ہٹ اور شہوت پرستی کہ نماز و روزہ سے غافل ہو جائے۔ نہ مسجد و رمضان کا احترام ہے حتیٰ کہ یہ بھی احساس نہ ہو کہ زبان پر اس وقت کیا کلمات ہیں۔ یہ صرف رضا خانیوں کے امام نرالاکا ہی کا رنامہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کے سوا جوش و مستی میں اس حد تک ڈوبا ہوا شخص پوری دنیا میں نہیں مل سکتا۔

طرفہ یہ کہ اس شرمناک واقعہ کو رضا خانی خان صاحب کے تقویٰ و طہارت کی علامت و دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بواجبی است

تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے نادار رضا خانیوں کو اپنے نادار امام کے پلے میں جب کچھ نہیں ملا تو شرمناک واقعات کو ہی تقویٰ و بزرگی کی علامت کے طور پر پیش کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیتے ہیں کہ ”یہ ایسا واقعہ ہے کہ اکثر لوگ اس کی سمجھ سے بھی قاصر ہیں۔“

تاکہ کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ اس درجہ گھناؤنے واقعہ کو کیوں بزرگی کی دلیل بتایا جا رہا گویا نادان بیہودگی و بے شرمی کو نیکی و بزرگی سمجھ رہے ہیں۔

برعکس نہند نام زنگی کا فور

اگر تقویٰ و طہارت یہی ہے تو بد معاشی، بد تمیزی اور گستاخی کسے کہیں گے۔.....
بے شرمی بیہودگی بے حیائی کیا ہوگی ؟

مجھے بتاؤ سہی اور کافری کیا ہے؟

رضا خانیو! اگر تم اسے تقویٰ و طہارت ہی سمجھتے ہو تو پھر تو یقیناً آپ لوگ بھی درود خوانی کے وقت یہی کچھ کرتے ہوں گے۔ تمہارا بھی دوران نماز و درود خوانی چمچا ہٹ و شہوت پرستی کا ایسا ہی حال ہوگا اور تم پر بھی اپنے امام کی سی مستی طاری ہوتی ہوگی۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

مانا کہ بڑے حضرت کی طبیعت چلبلی تھی (مفتی مظہر اللہ دہلوی نے فتاویٰ مظہری کے ص ۳۹۲ پر اعلیٰ حضرت کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی طبیعت چلبلی تھی۔ مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری) اور کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگاتے وقت اور جنسی و شہوات کے خیالات کے وقت بڑے حضرت بے قابو ہو جایا کرتے تھے۔ بے اختیار اور مغلوب الحال ہو جاتے تھے مگر چھوٹے چھوٹے حضراتوں نے بھی تو کچھ نہ سوچا اور یہ خوفناک و شرمناک واقعہ کتابوں میں درج کر دیا اور ستم یہ کہ تعریف و توصیف کے پیرایہ میں..... معلوم ہوتا ہے کہ آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے اور سچ ہے۔۔۔ ”گندی بوٹی کا شور با بھی گندا ہی ہوتا ہے۔“

ہم جب ائمہ کرام، صحابہ کرام اور انبیاء و اولیاء کے حالات زندگی سنتے یا پڑھتے ہیں تو یہی نظر آتا ہے کہ نماز کے دوران ان پر دہشت و ہیبت طاری رہتی تھی، ان کی مبارک داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں ان کے بدن تھر تھرانے لگتے۔ ان کے پُر نور سینوں سے ہانڈی اُبلنے کی سی آواز آتی تھی۔ اور وہ دنیا و مافیہا سے لاتعلق ہو کر اپنے بے نیاز رب کی بارگاہ میں پوری نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہوتے۔

لیکن ادھر رضا خانیوں کے نرالے امام اور پیر طریقت کی نماز کا حال یہ ہے کہ لکھتے شرم آتی ہے۔

کلیدِ درِ دوزخ است ایں نماز

ایسی نماز تو آج تک کسی بڑے مسلمان نے تو کیا فاسق و فاجر انسان نے بھی کبھی نہ پڑھی ہوگی۔ بُرے سے برا آدمی بھی جب نماز پڑھتا ہے تو تھوڑی دیر کے لیے وہ غلط کاریوں سے اپنے خیالات کو ہٹا لیتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کی نماز ان کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ رضا خانی بتائیں کہ خان صاحب کی نماز کونسی نماز ہے۔ منہ پر ماردی جانے والی یا مقبول؟

ہمیں بتایا جائے کہ جس شخص کا افضل ترین مقام میں، افضل ترین مہینہ میں، اور افضل ترین عبادات میں، افضل ترین کلمات کے وقت مستی کا یہ عالم ہو اس کی مستی کا دوسرے اوقات و حالات میں کیا عالم ہوتا ہوگا؟

کتنے شرم کی بات ہے کہ اس قدر خاص وقت اور خاص مقام میں خان صاحب اپنے لگن میں لگن رہے اس شدت سے کہ بند توڑ دیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ نہ شرمندگی نہ مذمت نہ افسوس، نہ اخفاء کی کوشش ایسے بیان کر دیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

مسلمانو! جن لوگوں کا دوران نماز اور بوقت درود خوانی خیالات کی آوارگی کی یہ کیفیت ہو کیا ایسوں کو محب رسول کہا جاسکتا ہے؟ انہیں حضورؐ سے سچی محبت ہوتی تو آپ ﷺ پر درود پڑھتے وقت خیالات کو غلط طرف لے جاتے ہوئے حیا کرتے مگر آپ نے دیکھا کہ بڑے حضرت کی توجہ نماز..... روزہ..... رمضان..... امامت..... درود غرض سبھی کچھ سے ہٹ کر ان کے خاص اور محبوب شغل کی طرف مبذول ہو گئی تھی۔ جب بڑے حضرت کا یہ حال ہے تو خدا جانے چھوٹے حضرات کا کیا حال ہوگا۔؟ ایسا لگتا ہے کہ درود شریف کے وقت ان بد نصیبوں کی توجہ یا عورتوں کی طرف ہوتی ہے یا کھانے پیسوں کی طرف۔ خلوص و محبت کے ساتھ درود پڑھنے کی لذت سے یہ بچا رہے آشنا ہی نہیں ہیں۔

ایک حکیم الامت مولانا تھانویؒ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ درود سے کلیجہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس پر ثواب نہ بھی ملے تب بھی یہ چیز بڑی لذیذ ہے چھوڑی نہیں جاسکتی۔ اور ایک خان صاحب ہیں کہ..... بہیں تفاوت.....

خان صاحب کے اس بیان سے کہ ”چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس لیے آپ لوگوں کو نہ بتایا“ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو واقعہ انہیں نماز میں پیش آیا تھا وہ اس حد تک خوفناک تھا کہ اگر تشہد سے پہلے وہ واقعہ پیش آتا تو انہیں سب کو بتانا پڑتا اور سب کو ہی نماز پھر سے پڑھنی پڑتی۔ رضا خانی اگر فریب وہی کی کوشش کرتے ہوئے یہ کہیں کہ اس واقعہ کا تعلق سانس سے ہے تو واقعہ کی خوفناکی ہی ان کی اس تاویل بے جا کی تردید کے کیلئے کافی ہے۔

اتنی بات تو ہر نمازی جانتا ہے کہ سانس کا پھولنا یا کوٹ کے بند کا ٹوٹنا ہر گز ایسی بات نہیں جسے خوفناک کہا جاسکے اور نہ ہی اس سے نماز میں کوئی خرابی آتی ہے (چاہے سانس تشہد سے پہلے پھولا ہو یا تشہد کے بعد) لہذا ظاہر ہوا کہ واقعہ کا تعلق سانس یا بند ٹوٹنے سے نہیں بلکہ جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے اس کا تعلق عضو مخصوص سے ہے۔ یعنی خان صاحب کی نماز میں خرابی ان کے عضو مخصوص ہی کی حرکت بیجا سے آگئی تھی۔

پھر عضو مخصوص کے حرکت میں آجانے کے بعد نماز کے فاسد ہونے کے دو ہی سبب ہو سکتے (۱) ایک یہ کہ عضو مخصوص سے کچھ خارج ہو گیا ہو (۲) دوسرے یہ کہ شرمگاہ کھل گئی ہو۔ خان صاحب کے فرمان کی روشنی میں دوسرا سبب یعنی شرمگاہ کا کھلنا ہی سمجھ میں آتا ہے اس لیے کہ خان صاحب نے بند درست کرانے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ گھر جا کر غسل یا وضو بھی کیا۔ اگر وضو یا غسل کا ذکر فرماتے تو ہم سمجھتے کہ عضو مخصوص سے کچھ خارج ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے صرف اتنا فرمایا ہے کہ گھر جا کر بند درست کیا ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ خارج ہونے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ صرف شرمگاہ ہی کھل گئی تھی جسے ڈھانکنے کا بندوبست کر کے آپ نے نماز پھر سے پڑھ لی۔

خان صاحب کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت انہوں نے دانستہ کی تھی۔ یعنی اپنے قصد و ارادہ سے اپنے عضو مخصوص کو حرکت میں لائے تھے اس لیے کہ خان صاحب خود کو حنفی کہتے تھے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز اس وقت تمام ہوتی ہے جب نمازی تمام ارکان سے فارغ ہو کر اپنے قصد و ارادہ سے ایسا کوئی کام بھی کرے جس سے وہ نماز سے خارج ہو جائے۔ چنانچہ امام اعظمؒ کے نزدیک اگر ایک نمازی تشہد سے فارغ ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادہ سے نماز سے خارج کرنے والا کوئی کام کرتا کسی شخص نے اس کا سینہ کعبہ شریف سے پھیر دیا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ گو اس نے تمام ارکان پورے کر لیے تھے۔

امام صاحبؒ کے نزدیک اگر یہ نمازی بعد از تشہد خود اپنے قصد و ارادہ سے سینہ

پھیرتا تو نماز ہو جاتی مگر اب چونکہ اس کے ارادے اور اس کی نیت کے بغیر اس کا سینہ پھیرا گیا اس لیے نماز نہیں ہوئی غرض کہ نماز کے پورا اور تمام ہونے کے لیے امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ نمازی نماز سے خارج کرنے والا کام اپنے قصد و ارادہ سے کرے فقہاء کی اصطلاح میں اسے خروج بصدعہ کہتے ہیں۔

بناء بریں خان صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس لیے آپ لوگوں سے نہیں کہا ”یا تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خان صاحب کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ خروج بصدعہ کے بغیر نماز تمام نہیں ہوتی۔ اس صورت میں وہ عالم کہلانے کے مستحق نہیں اس لیے کہ جسے نماز کے عام مسائل کا بھی علم نہ ہو وہ کیسا عالم؟ اور یا یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ خروج بصدعہ پایا گیا تھا یعنی یہ کہ خان صاحب نے اپنے قصد و ارادے سے عضو مخصوص کو حرکت دی تھی۔

ہے کوئی رضا خانی جو مسلمانوں کو مطمئن کر سکے کہ درود شریف کے وقت جان بوجھ کر شہوانی خیالات میں ڈوب جانا اور مسجد میں دوران نماز عضو مخصوص کے اچھل کود کے تماشے میں محو ہونا جرم و عیب نہیں بلکہ تفقہ اور حزم و احتیاط کی معراج ہے (جیسا کہ رضا خانی لکھتے رہے ہیں)۔

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خان صاحب میں حیانا م کو نہ تھی حیا ہوتی تو اس حرکت کو ہرگز ظاہر نہ کرتا۔ اسلام غلطیوں اور گناہوں کو چھپانے کو حکم دیتا ہے نہ کہ اسکی تشہیر کا۔ اپنے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کو مجاہد اور فاسق و فاجر کہا جاتا ہے۔ اپنے چھپے ہوئے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کے بارے میں ارشاد رسول اللہ ہے۔

كُلُّ اُمَّتٍ مُّعَافٍ اِلَّا الْمَجَاهِرِينَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَاهِرَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَ كَذَا.

میری امت میں سے ہر شخص کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر عیوب کے ظاہر کرنے والوں کے گناہ معاف نہ ہوں گے اور عیوب کی پردہ دری میں سے یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام

کرے اور اللہ نے اس پر پردہ ڈالا اور وہ یہ کہے کہ اے فلاں میں نے رات کو یہ کیا۔
 رضا خانی بتائیں کہ دورانِ درود و نماز اتنی گندی حرکت کرنے اور پھر اسے برملا
 بیان کرنے سے خان صاحب مجاہر (مجاہر یعنی پردہ دری کرنے والا۔ گناہوں کا اظہار کرنے
 والا۔ فاجر۔) بنے یا نہیں؟ انہوں نے نماز دوبارہ پڑھنی بھی تھی تو گھر پڑھ لیتے۔ لوگوں کے
 سامنے پڑھنے کا کیا معنی؟ کیا یہ مقصد تو نہ ہوگا کہ لوگ متقی اور پارسا سمجھیں گے۔

نادان رضا خانیوں نے اس گھناؤنے واقعہ کو اس خیال سے اپنی کتابوں میں لکھا
 کہ لوگ کہیں گے واہ رضا خانیوں کے امام کتنے متقی تھے سبحان اللہ کیا تقدس و احتیاط ہے کہ
 عصر کے وقت بھی نماز احتیاطاً پڑھی جا رہی ہے۔ بیچارے رضا خانیوں کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ
 لوگ اس واقعہ کو پڑھ کر گھن محسوس کریں گے اور اسے خان صاحب کی اور اس کے
 پیروکاروں کی بے حیائی اور دین سے ناواقفیت کی دلیل سمجھیں گے۔

رضا خانیوں کو معلوم رہے کہ حیا ایک بڑی صفت اور عظیم خوبی ہے۔ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا کو ایمان کا ایک اہم شعبہ قرار دیا ہے۔ فقہاء کرام نے یہاں تک لکھا
 ہے کہ اگر نماز میں رتخ خارج ہوگئی تو نمازی ناک پر ہاتھ رکھ کر وضو کے لئے جائے۔ (جیسے
 نکسیر پھوٹ گئی ہو) ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ واضح نہ ہو کہ ہوا خارج ہوگئی۔
 تو صرف شرمگاہ کا ہی چھپانا ضروری نہیں بلکہ شرمگاہ سے متعلق ہر کام کا اخفاء شرم و حیا کا تقاضا
 ہے۔ مگر واہ رے خان صاحب! کھلے بندوں یہ کہہ دیا کہ حرکتِ نفس سے میرے انگرکھے کا
 بند ٹوٹ گیا تھا پھر قربان جانیے پوری جماعت کے کہ کسی نے بھی یہ نہ سوچا کہ یہ واقعہ بیان
 کے لائق نہیں معلوم ہوتا ہے سارے کے سارے شرم و حیا کی صفت سے عاری ہیں اور سب
 ہی کی عقلیں مسخ و ماؤف ہو چکی ہیں۔

إِلَّا إِنَّهُمْ هُمُ الشُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ .

یہاں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ میرٹھی صاحب کو نماز دوبارہ پڑھنے پر تو تعجب ہوا لیکن جب
 خان صاحب نے اس کا سبب بتایا تو اس پر انہیں تعجب نہ ہوا۔ کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا

کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی اس قسم کی حرکتوں سے عبارت تھی۔ اور آپ کو ایسے واقعات بکثرت پیش آتے تھے اس لیے میرٹھی صاحب کو تعجب نہ ہوا کیونکہ تعجب عموماً نئی بات پر ہوتا ہے۔ جو بات ہمیشہ اور بکثرت پیش آتی رہتی ہو۔ وہ چاہے کتنی بھی عجیب و غریب کیوں نہ ہو عموماً اس پر کوئی شخص تعجب کا اظہار نہیں کرتا تو مولوی میرٹھی صاحب کا عصر کے وقت دربارہ نماز پڑھنے پر تعجب ظاہر کرنا اور حرکت نفس اور اس کی وجہ سے بند ٹوٹنے پر تعجب ظاہر نہ کرنا اس امر کی واضح علامت ہے کہ اعلیٰ حضرت کا ایسے حالات و واقعات سے دوچار ہونا عام بات تھی۔ روز کا معمول تھائی بات نہ تھی۔

کسی قدر شرم کی بات ہے کہ بڑے حضرت کی عقل و شعور اور حزم و احتیاط کا پہلا واقعہ بھی عضو مخصوص سے متعلق ہے یعنی یہ کہ انہوں نے ساڑھے تین برس کی عمر میں بازاری عورتوں کو عضو مخصوص دکھایا تھا۔ ان کی روحانیت و تقویٰ کا دوسرا بڑا واقعہ بھی عضو مخصوص سے ہی تعلق رکھتا ہے یعنی یہ کہ نماز میں عضو مخصوص کی حرکت سے انگریز کے کا بند توڑ دیا تھا اور ان کے علم و فقہ دانی اور تحقیق و ریسرچ کا تعلق بھی بڑی حد تک عضو مخصوص ہی سے ہے۔ (مرد کی شرمگاہ کے اعضاء کو 9 ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ درخشان اور تابندہ ہے چنانچہ آپ نے پہلے چالیس مستند و معتبر کتب فقہیہ اور فتاویٰ کے حوالہ سے شرمگاہ کے اعضاء کو مدلل و محقق فرمایا پھر تدفیق نظر سے ایک اور عضو شرمگاہ پر دلائل مثبت فرما کر ثابت کیا کہ مرد کی شرمگاہ کے اعضاء نو ہیں)۔

(ماہنامہ المیزان احمد رضا نمبر ۳۳۲)

غرض کہ حسب بیان رضا خانیان اعلیٰ حضرت کا علم و تفقہ، تقویٰ و بزرگی اور ان کی تحقیق و تدقیق عضو مخصوص ہی کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔

دنیا کے دیگر ائمہ صلحاء اور اولیاء کا تقدس اور بزرگی نماز روزہ۔ آہ و زاری اکل حلال اور اس طرح کے دیگر پسندیدہ افعال سے ظاہر ہوتی ہے مگر اعلیٰ حضرت کا تقویٰ و پارسائی عورتوں کو شرمگاہ دکھانے اور نماز میں شرمگاہ کے ساتھ کھیلنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ -

جن لوگوں کے نزدیک بے حیائی و بے شرمی ہی تقویٰ و طہارت کہلائے وہ بدعت کو سنت پر ترجیح نہیں دیں گے تو اور کیا کریں گے۔ غالباً بے حیائی و بے شرمی کے انہی گھناؤنے واقعات کی وجہ سے علماء اہلسنت و جماعت خان صاحب کو زیادہ منہ نہیں لگاتے تھے کہ وہ اپنے دشمن کی بھی اسی طرح کی باتیں بیان کرتے شرماتے تھے۔

ناظرین محترم! غور فرمائیے کتنا فرق ہے ”سنت“ اور بدعت“ کی خاصیت اور تاثیر میں کہ بدعت کے باعث عقلیں اس حد تک ماووف ہو جاتی ہیں کہ بے حیائی کے واقعات کا فخر بیان ہوتا ہے دوسری جانب سنت کے اتباع کا یہ اثر کہ مخالف کے بھی ایسے واقعات شرم و حیاء کے باعث بیان کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ بخدا ہم بھی ان واقعات کو لکھتے اور ان پر تبصرہ کرتے ہوئے انتہائی شرمندہ ہو رہے ہیں۔ بے حد مجبور ہو کر ہم ان غلیظ واقعات سے اپنے رسالہ کو خراب کر رہے ہیں۔

الحاصل

رضا خانیوں کے اپنے امام کی تعریف و توصیف میں لکھے ہوئے اس واقعہ سے اگر کچھ معلوم ہوا تو یہ کہ:-

- ۱۔ ان میں حیاء نام کو نہ تھی۔
 - ۲۔ ان کی قوت مردی اپنی مثال آپ تھی۔
 - ۳۔ ان کی زندگی میں ایسے واقعات بکثرت پیش آتے تھے۔
 - ۴۔ انہوں نے دوران نماز جان بوجھ کر ایسی حرکت شنیعہ کا ارتکاب کیا کہ آج تک ایسی شرمناک حرکت کسی نے بھی نہیں کی۔ یا پھر یہ کہ وہ پرلے درجہ کے جاہل تھے کہ انہیں نماز کا یہ عام مسئلہ بھی معلوم نہ تھا کہ خروج بضع فرض ہے۔
- غرضیکہ یہ حرکت قصداً ہو یا بلا قصد بہر صورت یہ واقعہ ذم و رسوائی پر ہی دلالت کرتا ہے اور

پیٹ کا پجاری کون؟.....

قسط سوم

علامہ سفیان معاویہ جھنگوی

دیگر عبارات پر اعتراضات کے جوابات

(i) ناظرین کرام! ہم یہ بات پہلے کر چکے ہیں کہ مطلقاً کھانا کھانا کوئی عیب اور خامی نہیں ہے۔ ہمیں اعتراض تو فاضل بریلوی کی وصیت کے چٹ پٹے کھانوں کی لسٹ اور بلٹی پر ہے۔

(ii) کسی دوست احباب کے ساتھ بے تکلفی برتنا یہ کوئی معاشرے میں قابل طعن نہیں ہے بلکہ یہ ایک اچھی بات سمجھی جاتی ہے۔ بے تکلفانہ انداز پر اعتراض بھی بریلوی جہالتوں میں سے ایک بڑی جہالت ہے۔

(iii) ظرافت اور ظریفانہ انداز بھی ماحول کو خوشگوار بناتا ہے۔ مگر تعصب کے مارے ہوئے عقل کے اندھے ان پر طعن و تشنیع کر کے اپنی جہالت کو دنیا کے سامنے آشکار کرتے ہیں۔

(iv) میٹھا (یعنی میٹھی شے) بھی پیارے نبی علیہ السلام کو پسند رہی ہے۔ اگر کوئی نبی علیہ السلام کی پسند سمجھ کر اس کو کھاتا ہے تو اس پر اعتراض بھی بریلوی جہالت ہے۔

(v) کسی بزرگ کے تبرک کیلئے اگر دو لوگ آپس میں جھپٹے تو اس پر ان کی محبت اور مروت پر مسکرا دینا چاہئے نہ کہ تعصب کی پٹی باندھ کر اپنی جہالت دنیا کو دکھانے کیلئے اعتراض شروع کر دیں۔

(vi) اگر تمہیں کھانے پر اعتراض ہو تو آؤ گھر میں اپنا حال بھی دیکھ لو جو تمہارے اصولوں سے قابل طعن ہونگے۔

۱۔ آپ کے محدث کچھو چھوی کی زبانی کھانے کی فکر سنئے:

”شام کو جب چلا تو شہامت گنج کی موڑ پر پہلے پان کھانے کی خواہش ہوئی ابھی پان والے سے کہا بھی نہ تھا۔“

(امام احمد رضا اور محدث کچھو چھوی ص 28، مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

۲۔ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اعلیٰ حضرت احمد رضا کی عام غذاروٹی، چکی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا۔“

(سیرت امام احمد رضا ص 50، مطبوعہ پروگریسو بک لاہور)

۳۔

بریلوی، ملاؤں 12 ربیع الاول کو کیا کھاتے تھے سنو:

”نماز کے بعد فوراً ہی صفوں کے درمیان شیرنی تقسیم کر دی جاتی۔۔۔۔۔ تقریباً دس من شیرنی تیار کی جاتی تھی اس طرح بغیر کسی شور و غوغا کے آسانی کے ساتھ ہزاروں حاضرین مجالس میں مٹھائی تقسیم ہو جاتی اس کے بعد مجلس ختم ہو جاتی۔ صبح 9 بجے سے غربا و امراء سب کو ایک دسترخوان پر کھانا کھلایا جاتا، تقریباً 40 من کھانا تیار ہوتا۔ کھانے کا سلسلہ صبح 10 بجے سے شام 3 بجے تک تقریباً چھ گھنٹے جاری رہتا۔ ہزاروں انسان اس خوان لینما سے مستفیض ہوتے۔ (ملفوظات مظہری ص 52)

۴۔

الیاس عطار قادری امیر دعوت اسلامی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ:

”جی ہاں میرا قریباً بچپن سے معمول ہے کہ جب بھی مرغی کھاتا ہوں تو

اس کی سفید نرم ہڈی بھی کھا لیتا ہوں۔ (فیضان سنت ص 606)

۵۔

پروفیسر حافظ محمد شکیل ادج بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

احمد رضا صاحب پان بھی کھایا کرتے تھے۔

(رضا کوئز بک ص 24، مطبوعہ مسلم کتابوی لاہور)

۶۔

بریلوی سوانح نگار محمد احمد مصباحی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”رمضان میں بعد افطار صرف پان کھا لیتے اور سحری کے وقت ایک

چھوٹے سے پیالہ میں فیرنی تناول فرماتے۔“

(خیابان رضا ص 42)

۷۔

اختر حسین فیضی مصباحی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

”فاضل بریلوی کے والد نے احمد رضا کو شیرینی کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا“

(خیابان رضا ص 81)

باپ نے بیٹے کی پسند اور شوق دیکھتے ہوئے ہی انعام میں شیرینی کیلئے ایک روپیہ دیا ہوگا۔

اور فاضل بریلوی نے اپنی اس عادت کو آگے بھی بڑھایا اور اپنے شاگرد کو بھی ایک روپیہ شربینی کھانے کیلئے دیا۔ (ظفر الدین بہاری) (خیابان رصاص 81)

۸۔ اختر حسین مصباحی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مسلمان ساکن محلہ قروان حلوہ، سوہن فروخت کیا کرتے تھے، ان سے حضور نے کچھ حلوہ سوہن خرید فرمایا اور آگے جا کر اپنے شاگرد کھانے کو دیا۔“

(خیابان رصاص 81-80)

۹۔ بریلوی محمد اجمل رضا قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

اسی سلسلے میں حضرت محدث کچھوچھوی ایک دوسرا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔
 ”دوسرے دن دارالافتاء پر (محدث صاحب کو) لگانے سے پہلے، خود گیارہ روپے 11 کی شیرینی منگائی، اپنے پلنگ پر مجھ کو بٹھا کر اور شربینی رکھ کر فاتحہ غوثیہ پڑھ کر دست کرم سے شربینی مجھ کو بھی عطا فرمائی اور حاضرین میں تقسیم کا حکم دیا۔“

(شیخ کامل ص 121، مطبوعہ ادارہ افکار القرآن گو جرانوالہ)

۱۰۔ غلام اولیس قرنی صاحب مفتی عزیز احمد بدایونی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:
 ”ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران جب کبھی پیکٹ میں بند دودھ (ملک پیک) نوش فرماتے تو اس کے خالی ڈبے جمع رکھتے اور جب وطن واپس آئے تو ساتھ لے آئے۔“

(احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی ص 42-41، مطبوعہ ادارہ نعمانیہ لاہور)

۱۱۔ بریلوی سید حمزہ علی قادری صاحب کے اہتمام سے مفتی فیض احمد اویسی صاحب خود لکھتے ہیں کہ:

”جمعہ کے بعد کھانے کیلئے گھر لے گئے۔ پر تکلف دعوت تھی بالخصوص سبز چمنوں کی دعوت خوب رہی اس لیے کہ پاکستان سے ان کے عزیز یہاں آئے ہیں تو وطن کی سوغات یہی سبز چمن لے آئے ہیں جنہیں ہم نے مزے لے کر کھائے۔“

(سفرنامہ انگلینڈ حجاز ص 31، مطبوعہ عطاری پبلشرز گراچی)

آگے لکھا ہے کہ:

”مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب نے فرمایا ہم نے سزا پاکستان کی جامع مسجد میں گیارہویں شریف کا افتتاح کرنا ہے اس کی دعوت ضرور قبول کریں فقیر (فیض احمد اویسی) نے بسر و چشم قبول کیا۔“ (ایضاً ص 31)

فیض احمد اویسی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

”حافظ صاحب موصوف ”قصر شیرین“ لے گئے یہاں وہی دیکھا جو ہمارے حلوائی کی دکان۔ حافظ صاحب نے گرمی محسوس کرتے ہوئے فالودہ کا ناشتہ کرایا۔“ (ایضاً ص 114)

۱۲۔ بریلوی مولوی حکیم محمد یعقوب سلامت پوری صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ وہ دفتر سے فارغ ہو کر سیدھے مسجد میں حضرت کی خدمت میں شب ب سری کیلئے حاضر ہوئے۔ تاکہ آخر شب کی مجلس میں شامل ہو کر فیوض و برکات سے متمتع ہوں لیکن اس دن کچھ دفتری کام کی زیادتی اور شام کو زیادہ کھانے کی وجہ سے ان پرستی اور ذہول کی کیفیت طاری ہو گئی۔ (قطب لاہور ص 81، مطبوعہ ادارہ اہلسنت والجماعت لاہور)

۱۳۔ ایک بریلوی کی زوجہ صاحبہ کا بیان ہے کہ: (غلام قادر بھیروی)

”آج رات خواب میں حضرت کی زیارت ہوئی۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئی ہے۔ تو اسے بتایا گیا کہ آپ مسجد کی ایک طرف باغیچہ میں بیٹھے ہیں جب وہ اس طرف گئی اور زیارت کیلئے آگے بڑھی تو حضرت نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟“

اس نے عرض کیا: حضور میں آپ کے خادم میاں رحیم بخش کی اہلیہ ہوں۔ اپنے مخلص خادم میاں رحیم بخش کا نام سن کر آپ نے کمال شفقت کا اظہار فرمایا اور اسے تین عدد لوکاٹ عطا فرما کر کھالینے کا حکم دیا۔ مطابق فرمان اس نے وہ تین عدد دانے وہیں کھڑے کھڑے کھا لیے۔ لوکاٹ کھا چکی تو اسے جاگ آگئی۔ (قطب لاہور۔ ص: 105)

۱۴۔ بریلوی قطب ملاں عبدالقادر بھیروی کے شاگرد مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب کا بیان ہے کہ:

”پہلے حکیم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نے انہیں دو عدد چھو

ہارے عطا فرمائے ہیں۔“ (قطب لاہور۔ ص 102)

(vii) ”کھانے کی فکر ہونا“ کے عنوان سے بھی اپنے گھر میں جھانک کر دیکھ لیں:

- ۱۔ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:
چند مباح چیزوں کو ملانے سے مجموعہ مباح ہی ہوگا جیسے بریانی حلال ہے۔
(جاء الحق ص 169، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)
دیکھئے سمجھانے کیلئے مثال بھی کھانے کی چیز کی یاد آئی جیسے بھوکا کسی کو سوال سمجھائے
بھئی دو اور دو چار ہوتے ہیں جیسے چار روٹیاں یہ دو اور دو روٹیوں کا مجموعہ ہے
- ۲۔ بریلوی شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب بھی بریلوی حکیم الامت کی طرح
لکھتے ہیں کہ:

”فاتحہ دو عبادتوں کا مجموعہ کا نام ہے۔ تلاوت کلام اور صدقہ اور جب یہ دونوں علیحدہ علیحدہ جائز ہیں تو ان کو جمع کرنا کیوں حرام ہوگا۔ بریانی کھانا کہیں بھی ثابت نہیں مگر حلال ہے اس لیے کہ بریانی چاول، گوشت گھی وغیرہ کا مجموعہ ہے اور جب اس کے سارے اجزاء حلال تو بریانی بھی حلال (کیا میت کا کھانا جائز ہے ص 21، مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کراچی)

- ۳۔ مولوی احمد رضا خان صاحب۔ مجدد بریلویہ لکھتے ہیں کہ:
سوال: کافر ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں۔ مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: اس روز نہ لے۔ دوسرے روز دے تو لے لے۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت ص 95، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

ہولی دیوالی کی ہندوؤں کی مٹھائی کھانے کی فکر میں کون دہلا ہو رہا ہے؟
مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

مسئلہ: میت کے سوم کے چنے کا کسی قدر وزن ہونا چاہیے اگر چھوڑوں پر فاتحہ دی جائے تو ان کا وزن کسی قدر ہوگا؟ الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔ اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔
(عرفان شریعت ص ۳، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

مولوی حسن علی رضوی بریلوی اس حوالہ کا جواب دیتے ہوئے اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ:
”اور چھوہارے بھی ہوتے تو کونسی قیامت آنے لگی تھی حسب استطاعت اس سے بھی پڑھ

سکتے ہیں۔ (قہر خداوندی ص 72، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

ذرا تصور میں 70 ہزار چھوہارے کا وزن معلوم کر کے دیکھیں۔

۵۔ مفتی محمد اکمل عطاری صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں

خیر خواہی کریں قافلے میں چلو

(سرکار کے قافلے۔ ص: 124، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

۶۔ مفتیان دعوت اسلامی لکھتے ہیں کی:

غذا کا عمدہ حصہ مثلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا۔

(رہنمائے جدول۔ ص: 229۔ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

ایسے حالات میں بریلوی مولوی کیلئے بوٹی بریلوی عوام چھوڑیں گے۔

۷۔ الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

چسکیاں گرم چائے کی لو اور کھالو ہلکی سی غذا جاگو۔

(فیضان سنت۔ ص 844)

۸۔ الیاس عطاری قادری صاحب کی نقل کردہ نظم بھی ملاحظہ ہو:

تھکن ہے ہوں اگر ----- تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے

جو ----- لائڈ سے چاہے رہائی بدلی ----- کے گنا جوس -----

-- اگر تجھ کو جو مارے تو جامن تازہ کھا اور لے نظارے

(فیضان سنت۔ ص: 640)

قومی اسمبلی میں مولانا فضل الرحمن صاحب پر خوش حملے کے خلاف

متفقہ طور پر قرارداد مذمت منظور

(روزنامہ جنگ: 28 اکتوبر 2014)

بریلویت بمقابلہ حنفیت

قسط اول

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قارئین کرام! باطل کا ہمیشہ یہ طریقہ کار رہا ہے کہ وہ اپنے باطل عقائد و اعمال پر سند لانے کیلئے بلا واسطہ قرآن و حدیث سے استدلال کرے گا۔ وہ پڑھے گا تو رب کا قرآن سنائے گا تو نبی ﷺ کی حدیث مگر مطلب اپنا نکالے گا۔ یہی انداز تبلیغ ام الفتن ”بریلویت“ کا ہے۔ ایک طرف تو وہ خود کو حنفی کہتے ہیں ان کی مساجد کے باہر ”مسلمک اہلسنت حنفی بریلوی“ لکھا ہوگا مگر جب ان سے کہا جائے کہ اس عقیدے پر یا اس عمل پر فقہاء احناف کا حوالہ دو تو فوراً بغلیں جھانکنے لگ جائیں گے، اور قرآن و حدیث سے من مانے استدلال شروع کر دیں گے، اور الٹا سائل پر وہابی ہونے کا فتویٰ جڑ دیں گے۔ اس مضمون میں ہم اسی مسئلہ کو طشت از بام کریں گے کہ کون حنفیت کا سچا پیروکار ہے اور کون حنفیت کا باغی اور اس سے اعتزال کرنے والا غیر مقلد وہابی ہے؟۔

مسئلہ نمبر 1

حنفیت اور عقیدہ علم غیب

سادات حنفیوں کے ہاں اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اس کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا اور کسی مخلوق کیلئے علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ ملاحظہ ہو اس پر چند حوالے:

(۱) ذکر الحنفیۃ تصریحاً بالتکفیر باعتقادہ ان النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب لمعادضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرة

(شرح فقہ الاکبر ص: 422، دار البشائر الاسلامیہ . بیروت)

حضرات فقہاء احناف نے صراحت کے ساتھ ایسا اعتقاد رکھنے والی کی تکفیر کی ہے جو نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب ثابت کرتا ہے اور اس کا عقیدہ رکھتا ہو کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے سراسر منافی ہے کہ آپ فرمادیجئے کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں

ہے ان میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا ہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی غیب کا علم رکھتے ہیں بس۔

(۲) لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لا اعتقاده ان النبي ﷺ يعلم الغيب۔

(البحر الرائق ج 3 ص 155، دار الكتب العلميه . بيروت)

اگر نکاح کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا اور یہ شخص کافر بھی ہو جائے گا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی کریم ﷺ علم غیب جانتے ہیں۔

(۳) رجل تزوج امرأة ولم يحضر الشهود قال (خدايرو رسول را گواہ کردم) وقال (خدائی را و فرشتگان را گواہ کردم) کفر۔ (فتاویٰ عالمگیری ج 2 ص 279، دار الفکر . بيروت) ایک شخص نے کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا اور اس نے یہ کہا کہ میں خدا تعالیٰ اور جناب رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔

(۴) رجل تزوج امرأة بغیر شهود فقال الرجل والمرأة (خدائرا و پیغامبر را گواہ کردیم) قالوا یكون کفرا لانه اعتقد ان رسول الله ﷺ يعلم الغیب وهو ما كان يعلم الغیب حين كان فی الاحیاء فكيف بعد الموت ؟

(فتاویٰ قاضی خان ج 3 ص 428، دار الفکر . بيروت)

ایک شخص نے بغیر گواہوں کے ایک عورت سے نکاح کیا اور بوقت نکاح عورت کو یوں کہا کہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبر جناب رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناتے ہیں حضرات (سادات) فقہاء کرام نے فرمایا کہ اس شخص کا یہ کہنا کفر کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کر لیا ہے کہ آنحضرت ﷺ علم غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ زندگی میں علم غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد بھلا علم غیب کیسے جانتے ہیں؟

(۵) لو تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لا يجوز النكاح وعن قاسم الصغار وهو كفر محض لانه اعتقد ان رسول الله ﷺ

یعلم الغیب و هذا کفر۔

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر ج 1 ص 472، دارالکتب العلمیہ

بیروت)

(۶) اگر کسے بدون شہود نکاح کر دو گفت کہ خدا اور رسول خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کا فر شود۔ (مالا بدمنہ ص 146، میر محمد کتب خانہ۔ کراچی)

ان تمام فقہاء نے یہی مسئلہ نقل کیا جو اوپر البحر الرائق اور دیگر کتب فقہاء کے حوالے سے منقول ہوا بلکہ قاضی خان نے تو یہاں تک لکھا کہ نبی کریم ﷺ جب حیات تھے اس وقت علم غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد کس طرح انہیں علم غیب ہو گیا؟۔ آخر میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ نقل کرتا ہوں۔

امام اعظم رحمہ اللہ کا عقیدہ

علامہ نسفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

درای المنصور فی منامہ سورة ملك الموت و ساله عن مدة عمره
فاشار باصابعه الخمس فعبرها المعبرون بخمس سنوات و
بخمس اشهر و بخمسة ايام فقال ابو حنيفة هو اشارة الى هذه الآية
فان العلوم الخمس لا يعلمها الا الله۔

(تفسیر مدارک ج 3 ص 723، قدیمی کتب خانہ۔ کراچی)

خلیفہ منصور نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا تو اس سے اپنی عمر کے متعلق دریافت کیا کہ میں مزید کتنا عرصہ زندہ رہوں گا؟ تو ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا۔ تو تعبیر بتانے والوں میں سے کسی نے بتایا کہ آپ مزید پانچ سال جئے گیں کسی نے پانچ ماہ کسی نے پانچ دن کی تعبیر بتائی۔ خلیفہ نے یہی خواب امام اعظم کے سامنے رکھا کہ اس کی تعبیر کیا ہے؟ تو امام اعظم نے جواب دیا کہ پانچ انگلیوں سے اشارہ سورہ لقمان کی ان آخری پانچ آیات (ان الله عنده علم الساعة الآية) کی طرف ہے بلاشبہ ان پانچ چیزوں کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔

قارئین کرام! ہم نے انتہائی اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ کے سامنے مسلک حنفیت کا موقف رکھا کہ وہ صراحتہ نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ کسی وہابی کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ سادات احناف کا ہے۔ اہلسنت دیوبند کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ اس عقیدے کے ناقل ہیں۔ اب دوسری طرف حقیقی غیر مقلدین یعنی بریلویوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو:

بریلوی عقیدہ

بریلوی حضرات تمام انبیاء اولیاء بلکہ شیطان کیلئے بھی علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ علم غیب جانتے ہیں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف کی گئیں (۱) جاء الحق، (۲) مقیاس حنفیت (۳) انباء المصطفیٰ، (۴) خالص الاعتقاد، الکلمۃ العلیاء۔ بلکہ مولوی معین الدین بریلوی تو لکھتا ہے: ”ہمارے صدر الافاضل نے علم غیب پر سب سے پہلی جامع کتاب الکلمۃ العلیاء اعلیٰ علم المصطفیٰ لکھی“۔ (حیات صدر الافاضل ص 46، فرید بک سٹال۔ لاہور)

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں فساد ڈالنے والے یہ بریلوی معترزی ہیں۔ اس لئے کہ اگر یہ عقیدہ پہلے سے چلا آ رہا ہوتا تو پہلی جامع مانع کتاب لکھنے کی ضرورت کیا تھی؟۔ اب حنفیوں کا عقیدہ اور حنفیت کے باغی بریلویوں کا عقیدہ دونوں آپ کے سامنے ہیں۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ حنفیت کا عقیدہ اپنا کر اپنے حقیقی حنفی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں یا بریلوی عقیدہ اپنا کر کفر کا طوق گلے کی زینت بناتے ہیں۔

ہمارا چیلنج

ہم یہاں امام اہل سنت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس چیلنج و مطالبے کو دہراتے ہیں جو آج سے کئی سال پہلے انہوں نے کیا اور الحمد للہ آج تک اس مطالبے کو کوئی پورا نہیں کر سکا اور انشاء اللہ تاقیامت کوئی مائی کالال اس کو پورا نہیں کر سکتا دیدہ باید:

”ہم فریق مخالف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کم از کم دو حوالے صرف حضرات فقہاء احناف کے اس مسئلہ پر پیش کر دے کہ جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے علم غیب کلی نہیں مانتا اور اس کا عقیدہ نہیں رکھتا تو وہ کافر ہے کیا ہے کوئی مرد میدان۔ فَهَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟“

مسئلہ نمبر..... 2

حنفیت اور عقیدہ حاضر ناظر

حنفیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کمالیق بشانہ ہر جگہ ہر مقام پر حاضر ناظر خدا لم یزل کی ذات بابرکات ہے اس ذات کے علاوہ کسی مخلوق خواہ وہ نبی کریم ﷺ ہی کیوں نہ ہو ہر جگہ ہر مقام ہر آن ہر گھڑی حاضر ناظر ماننا کفر ہے ملاحظہ ہو اس سلسلے میں فریق مخالف ہی کے گھر سے فتویٰ کہ الفضل ماشہدت بہ الاعداء۔

بریلوی مناظر اعظم نظام الدین ملتانی لکھتا ہے:

(۱) اگر کسے اعتقاد دار کہ ارواح مشائخ حاضر اندو ہر چیز میداندا وچہ حکم است؟

جواب: اوکا فر است فی البرازیہ من قال ارواح المشائخ حاضر و ن يعلمون یکفر (انوار شریعت ج ۱ ص 239 سنی دارالاشاعت فیصل آباد)

اگر کوئی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ ارواح مشائخ ہر جگہ حاضر ناظر ہوتی ہیں اور ہر چیز جانتی ہیں اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے فتاویٰ بزازیہ میں ہے جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور ہمارے حالات جانتی ہیں وہ کافر ہے۔

(۲) ہر آن ہر وقت حاضر ناظر خداوند کریم لم یلد ولم یولد کا خاصہ ہے اور وہ ذات لا یزال لیس کملہ شے ہے اور اس کی صفات بھی لیس کملہ شے ہیں اور اسی طرح کی صفات ذاتیہ میں کسی انبیاء اولیاء عظام کو شریک کرنا یا ویسا سمجھنا اور اس پر اعتقاد کرنا صریح کفر ہے چنانچہ فتاویٰ بزازیہ سے مولانا عبدالحی مرحوم و مغفور اپنے فتاویٰ جلد اول ص 328 و جلد 3 ص 5 میں بایں طور پر تحریر فرماتے ہیں:

”و تزوج بلا شہود و قال خدائے و رسول و فرشتگان را گواہ کردم یکفر لانہ اعتقد ان الرسول و الملك يعلمان الغیب و نیز بزازیہ است و عن هذا قال علمائنا من قال ان الارواح المشائخ

حاضرۃ تعلم ینکفر۔“

(انوار شریعت، ج 2 ص 239)

ان حوالہ جات سے حنفی موقف نکھر کر سامنے آ گیا کہ سادات علماء احناف ہر آن ہر گھڑی حاضرناظر صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات کو مانتے ہیں کسی مخلوق خواہ وہ نبی کریم ﷺ ہی کیوں نہ ہو کو ہر جگہ ہر آن ہر وقت حاضرناظر ماننا ان کے نزدیک کفر ہے۔ اب ذرا بریلوی مذہب بھی ملاحظہ فرمائیں:

بریلوی عقیدہ

بریلوی غزالی و رازی دوراں و فلاں فلاں مولوی عمر اچھروی اپنی بدنام زمانہ کتاب ”مقیاس حقیقت“ میں لکھتا ہے:

”حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضرناظر ہوتے ہیں۔“

(مقیاس حقیقت، ص 282)

استغفر اللہ! العیاذ باللہ! وہ حیاء دار نبی! شرم و عفت کا وہ پیکر! جس کی امت کو یہ تعلیم ہو کہ جب چلو تو نگاہیں نیچی کر کے چلو، جس حیاء دار نبی کے بارے میں سیرت کی کتابوں میں ملتا ہے کہ کنواری دلہن سے زیادہ شرم و حیاء والے، اوجن کی بیبیوں کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ جب تم نبی کی بیبیوں سے کچھ پوچھو تو پردے کے پیچھے سے پوچھو، جس نبی کی عفت مآب بی بی ہماری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفت شرم و حیاء کا یہ عالم ہو کہ فرماتی ہیں ”جب میرے گھر میں عمر فاروق کی تدفین ہوئی تو اس کے بعد میں پردہ کر کے قبور مطہرہ کی زیارت کو آتی۔“ جو صدیقہ نبی کی حیاء کو ان الفاظ میں بیان کرے کہ ساری زندگی نہ سرکار نے میرا ستر دیکھا نہ میں نے ان کا ستر دیکھا، ارے وہ مقام جہاں شرم و حیاء کے مارے فرشتے بھی الگ ہو جائیں یہ بد بخت بے حیاء کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ وہاں بھی حاضر ہوتے ہیں موجود ہوتے ہیں سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں ملاحظہ فرما رہے ہوتے ہیں۔

یا اللہ! آسمان پھٹ کیوں نہیں پڑتا.....؟ زمین شق کیوں نہیں ہو جاتی.....؟ قلم ٹوٹ کیوں

نہیں جاتے.....؟ ان بد بختوں کے ہاتھوں پر یہ سب بکواس لکھتے ہوئے ریشہ طاری کیوں نہیں ہوتا.....؟

کیا کوئی بے غیرت بیٹا یہ پسند کرے گا کہ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ مخصوص حالت میں ہو تو اس کا باپ وہاں ”حاضر و ناظر“ ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں، تو نبی کے بارے میں اس قسم کی بکواس کرتے ہوئے تمہیں موت نہیں آتی؟

ہائے! جس نبی کے دین میں میاں بیوی کو یہ حکم ہو کہ اگر آس پاس کوئی جانور ہو تو اس مخصوص حالت میں نہ آؤ آج اسی دین کے نام لینے والے بد بخت ”مقیاس حقیقت“ کا نام لیکر نبی کو وہاں حاضر ناظر مان رہے ہیں..... نہیں..... نہیں..... خدا کی قسم ہم پیشاب کی بوتل پر لگے ہوئے اس زمزم کے لیبل کو ہرگز فروخت ہونے نہیں دیں گے۔ یہ بکواس ”مقیاس الکفر“ تو ہو سکتی ہے، مقیاس حقیقت نہیں۔

پھر اس بد بخت مولوی نے جس حدیث کو آڑ بنا کر یہ بکواس کی ہے حضرت ابو طلحہؓ کی اس حدیث میں تو اتنا ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ کے بیٹے بیمار تھے اس رات وہ فوت ہو گئے حضرت ابو طلحہؓ جب سفر سے رات کو گھر آئے تو بیوی نے اس خبر کو ان سے چھپائے رکھا کانوں کا خبر نہ ہونے دی کہ رات کا وقت ہے پوری رات غمگین و حزن رہیں گے ان کی بیوی نے بالکل عام حالات کی طرح ان سے برتاؤ کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ نے ان سے رات کو جماع فرمایا جب صبح ہوئی تو ام سلیم نے یہ خبر جاگزیں سنائی: ”رات آپ کے بیٹے فوت ہو گئے تھے میں نے آپ کو خبر نہ کی کہ آپ پریشان ہوں گے اب ان کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کر دیں۔“ صبح حضرت ابو طلحہؓ نے خود سارے واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی جس پر حضرت ابو طلحہؓ کی زوجہ کے صبر و استقلال پر بطور تعجب سوالیہ انداز میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اعرستم الليلة

کیا اس اندوہناک واقعہ کے بعد تم نے گھر والی سے جماع بھی کیا اور وہ پھر بھی کچھ نہ بولی؟ حضرت ابو طلحہؓ نے فرمایا ”جی ہاں۔“

اس میں یہ کہاں ہے کہ نبی کریم ﷺ خود وہاں موجود تھے؟ زید اگر الیاس عطار سے پوچھے کہ حضور رات گھر والی سے جماع کیا؟ اور عطار صاحب بولے جی، تو اس کا مطلب ہے کہ زید وہاں بیٹھا تھا؟ کچھ تو عقل کو ہاتھ لگاؤ۔

چنانچہ علام نووی نے ”اعرستم اللیلة“ کا یہی معنی بیان کیا جو میں نے ذکر کیا:

السؤال للتعجب من صنيعها وصبرها وسرورها بحسن رضاها بقضاء الله ثم ردعا صلى الله عليه وسلم لهما بالبركة في ليلتهما فاستجاب الله۔ (شرح مسلم ج 2 ص 209)

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان اعرستم اللیلة یہ ام سلیم کے اس فعل اور ان کے اس عظیم صبر پر بطور تعجب کے تھا اور اللہ تعالیٰ کی قضا پر اس طرح خوش اسلوبی سے راضی رہنے پر بطور خوشی کے تھا پھر نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کیلئے اس رات میں برکت کی دعا کی جو اللہ نے قبول کی یعنی اللہ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا۔

بریلوی شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی ”اعرستم اللیلة“ کا مطلب بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے جو حضرت ابوطلمحہ سے عمل زوجیت کے متعلق سوال کیا اس کی ان کے اس صبر اور راضی برضائے الہی رہنے کے حیرت انگیز جذبے پر تعجب کا اظہار تھا

(شرح مسلم، ج 6 ص 505، فرید بک سٹال لاہور، دسمبر 2002)

عمر اچھروی نے یہ روایت مسلم ہی کے حوالے سے نقل کی مگر مسلم کے شارح امام نووی شافعیؒ کو یہ شیطانی استدلال نہ سوجھا جو عمر اچھروی کو سوجھا۔ خود مسلم میں اس پر یہ عنوان باندھا گیا:

استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه و
جواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعبد الله و ابراهيم و
سائر اسماء الانبياء عليهم

(الصحيح للمسلم ج 2 ص 208)

بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینے اور اس کی پیدائش کے دن اس کا نام رکھنے کا استحباب اور عبد اللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے اسماء پر نام رکھنے کا استحسان۔

ابن اثیر بھی اس روایت پر یہی باب باندھتے ہیں:

(جامع الاصول فی احادیث الرسول، ج 1 ص 366)

ریاض الصالحین میں حضرت نووی نے اس روایت پر ”باب الصبر“ قائم کیا۔

(ریاض الصالحین، ص 54)

ابن قیم جوزی رح نے اس روایت پر باب قائم کیا:

”فی استحباب تحنیکہ“۔ (تحفة المولود، ص 32)

غرض جس جس محدث نے اس روایت کو ذکر کیا انہوں نے اس روایت پر کم و بیش اسی عنوان کے باب قائم کئے جو ہم نے ذکر کئے۔

چیلنج

پوری دنیا کے زندہ مردہ بریلویوں کو چیلنج ہے کہ چودہ سو سال کے مسلم بین الفریقین کسی بھی شارح حدیث سے اس جملے کا وہ شیطانی مطلب بیان کرنا ثابت کر دیں جو عمر اچھروی کے فتنہ پرور و حیاء سوز دماغ میں آیا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو جان لو کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث پر جھوٹ بول کر تم نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیا ہے۔

ایک باطل تاویل کا جواب

پنڈی مناظرے میں حنیف قریشی رضا خانی، طالب الرحمن زیدی غیر مقلد کو کہتا ہے کہ تم نے آگے کی عبارت نہیں پڑھی اس میں لکھا ہے: ”یہ الگ بات ہے مثل کر اما کا تبین

الجواب: یہ تاویل بالکل باطل اور خود مصنف کے موقف کے خلاف ہے اس لئے کہ وہ تو

نبی کریم ﷺ کو ”حاضر ناظر“ ثابت کرنا چاہ رہا ہے اگر نبی کریم ﷺ آنکھیں بند کر لیں تو پھر ”ناظر“ تو نہ رہے۔ تو عمر اچھروی کی عبارت میں ”حاضر ناظر“ بیک وقت دونوں لفظوں کا

مقصد کیا ہوا؟ نیز یہ تاویل کرنا کہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں اس بات کی دلیل ہے کہ تم بھی وہاں نبی کریم ﷺ کو ”ناظر“ ماننا گستاخی سمجھتے ہو تو اگر ”ناظر“ ہونا گستاخ اور نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف ہے تو ”حاضر“ ہونا کیوں نہیں؟

ثانیاً: اگر تمہاری اس تاویل باطل کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارے نزدیک اگر نبی کریم ﷺ آنکھ بند کر لیں تو ان کو آنکھ کے پیچھے نظر نہیں آتا تو ایک طرف تو تم مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہو کہ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں یہ گستاخ ہیں۔ دیوار تو اتنی موٹی یہاں تم آنکھوں کے پتلے پتلے پوٹوں کے پیچھے کے علم کی نفی کر رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے حضور ﷺ کو کچھ علم نہیں، کیا یہ گستاخی نہیں؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

ثالثاً: آپ کے مذہب کا اصول ہے کہ ایسا ذومعنی لفظ جس میں نبی کریم ﷺ کی توہین کا پہلو نکلتا ہے وہ بھی کفر و گستاخی ہے تو اس میں پہلو نہیں صراحۃً نبی کریم ﷺ کی گستاخی ثابت ہو رہی ہے اس لئے اگر کوئی پہلو اچھا نکال بھی لو تب بھی یہ گستاخی ہی تسلیم کیا جائے گا۔ اگر جواب یہ دو کہ ہم آپ کے پہلو کے ذمہ دار نہیں تو اس پر ہمارا جواب ہے کہ پھر ہماری عبارتوں میں آپ کے خود ساختہ احتمالات کے ہم ذمہ دار نہیں۔

رابعاً: نصیر الدین سیالوی بن اشرف سیالوی سرگودھوی لکھتا ہے:

”اس سے پتہ چلا کہ عبارت گستاخی کی موہم ہے کیونکہ سمجھنے سمجھانے کی ضرورت وہیں پیش آتی ہے جہاں الفاظ کسی غلط معنی کے موہوم ہوں۔“

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ج 1 ص 128)

اس کتاب پر بریلوی استاذ المناظرین اشرف سیالوی کی تقریظ ثبت ہے۔

منشاء تالیش قصوری رضا خانی لکھتا ہے:

”صاف اور سیدھی بات ہے کہ توہین آمیز الفاظ یا عبارات کے قائل کو شرعاً اخلاقاً اپنی صفائی کا قطعاً حق نہیں پہنچتا۔“

(دعوت فکر، ص 16، مکتبہ شرفیہ۔ مرید کے 1983)

”کچھ دیوبندی حضرات ان کفریہ عبارات کی تاویلات کرتے ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ اگر یہ عبارات کفریہ نہیں تو تاویلات کیوں؟ تاویلات دینے سے تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ عبارات کفریہ ہیں تو تاویلات کی جارہی ہے۔“ (معرفت، ص 102)

اس کتاب پر 36 ”رضا خانی مفتیان“ کی تقریظات موجود ہیں۔
تو جناب آپ کا اس عبارت کو سمجھانا اس کی تاویل کرنا ہی اس کی دلیل ہے کہ دال میں کچھ کالا نہیں پوری دال ہی کالی ہے۔

الحمد للہ! رضا خانیوں کے بنائے ہوئے اپنے ہی اس اصول سے اب تک بدنام زمانہ گستاخان رسول ﷺ احمد رضا خان، احمد یار گجراتی، حشمت علی، نعیم الدین، عمر اچھروی وغیرہم کی جن عبارات کی تاویل رضا خانی کرتے ہیں یا ان کی عبارات کے دفاع میں اب تک جو کچھ لکھا گیا وہ سب کا عدم ہو گیا بلکہ ان کے دفاع میں لکھی جانے والی یہ کتب ان رضا خانیوں کے گستاخان رسول ﷺ ہونے پر جھڑی ہے۔
خامساً: خود مولوی عمر اچھروی لکھتا ہے:

”جیسا کہ اللہ تعالیٰ پاک کی نسبت ان برے مقامات پر باوجود موجودیت کے نسبت کرنا گستاخی و کفر ہے کیونکہ اس کو ان مقامات سے نفرت ہے اسی طرح نبی ﷺ بھی حاضر ناظر تو ہیں اور اس کو جاننے والے بھی ہیں۔ اور آپ کی شہادت بھی ان مقامات کی ضرور ہوگی۔ لیکن بوجہ آپ کی ذات پاک ہونے کے ان مقامات متنفّرہ کی طرف منسوب کرنا عین گستاخی ہے اور ایمان سے بعید ہے۔“

(مقیاس حقیقت، ص 279، دارالمقیاس۔ اچھرہ۔ دسمبر 1966)

تو عمر اچھروی کا نبی کریم ﷺ کی طرف ان مقامات کی نسبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عمر اچھروی گستاخان رسول ﷺ اور یہ عبارت ایمان سے بعید ہے۔

(صفحہ نمبر 53)

نام نہاد رضائے مصطفیٰ کا جھوٹ پکڑا گیا

پروفیسر ابوالحق خراسانی

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی کہاوت سننے میں آئی لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر ڈوبتا شخص تنکے کو سہارا بنائے تو کیا وہ غرق ہونے سے بچ بھی جاتا ہے یا نہیں؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈوبنے والے اتنے وزنی جاندار کو بھلا ایک تنکا کیسے سہارا دیکر کنارے لگا سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ڈوبتا شخص خود کو بچانے کیلئے ہاتھ پاؤں بھی نہ مارے۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ پچھلے دنوں میں کچھ کتابیں کنگھال رہا تھا کہ میری نظر نام نہاد رضا خانی مجلہ ”رضائے مصطفیٰ“ کا شمارہ 11 جلد 54 میری نظر سے گزرا۔ اس کے صفحہ نمبر 14 پر ایک عنوان نظر آیا:

اہلسنت کی حقانیت کی دلیل
بھینس نے کر دیا گستاخوں کو ذلیل
سرزمین مظفر گڑھ میں تاریخی واقعہ

واقعہ کا خلاصہ کچھ یوں تھا کہ ایک بریلوی نام نہاد نعت خواں کو کسی وہابی نے اپنے جلسے میں مشرک کہہ دیا اور وجہ یہ بتائی کہ یہ اپنی نعت میں کہتا ہے ”میں مدینے ہواں ہا“۔ اسے کچھ لوگوں نے روکا مگر وہ وہابی نہ روکا بالآخر قریب بندھی ایک بھینس نے رسی توڑ کر اس وہابی کو سینگوں پر اٹھالیا واقعہ کے اس واقعہ کے راوی کا نام نہیں لکھا گیا مگر آخر میں دو نام لکھے گئے تھے:

ملک خادم حسین ہمڑ 03442284715

محمد بخش معینی نورانی 03448558199

مذکورۃ الصدر کام وبائل فون تو بند جا رہا ہے لیکن دوسرے صاحب کا جب نمبر ملایا گیا تو ان صاحب کا کہنا تھا نہ میں اس واقعہ کا عینی شاہد ہوں اور نہ ہی مظفر گڑھ کا رہنے والا ہوں۔ بس اصل واقعہ کے سچا ہونے کا اتنا ہی ثبوت ہے کہ یہ واقعہ ہمیں ڈیرہ غازی خان میں بیان کیا گیا

اور رضائے مصطفیٰ والوں نے میرا نمبر دے کر غلط کیا ہے میں چشم دید گواہ نہیں ہوں ہم نے رجائے مصطفیٰ کی انتظامیہ کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ خود انتظامیہ بھی اس نام نہاد نعت خواں کو نہ تو جانتے ہیں اور نہ ہی انہیں اس واقعہ کا کوئی علم ہے، بلکہ ابوداؤد صادق رضوی کے بڑے بیٹے داؤد رضوی سے جب ہماری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو اس نام نہاد نعت خواں کا نام ہی پہلی بار زندگی میں سنا ہے۔

اس پر ہم نے جب رسالے میں مذکور اس واقعہ کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ دوست مضمون بھیج دیتے ہیں اور ہم رسالے میں شائع کر دیتے ہیں۔ قارئین کرام! کس قدر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک شخص جھوٹا واقعہ لکھ کر بھیج دیتا ہے لیکن 60 سال سے چھپنے والا رسالہ اس واقعہ کی چھان بین کئے بغیر چھاپ دیتا ہے بلکہ اس پر یہ عنوان بھی قائم کر دیتے ہیں کہ ”اہل السنّت کی حقانیت کی دلیل“۔

کیا بریلوی جو خود کو اہلسنت جیسے بلند نام سے یاد کرتی ہے اور اس کی حقانیت کی دلیل اس جیسے جھوٹے اور سرتاپا کذب و دغا بے بنیاد روایات ہیں۔ آخر میں اتنا ہی کہوں گا کہ اس رسالے کا مدیر محمد صادق ہے اور جس فرقہ کے صادق کا یہ حال ہو اس کے کاذب کا کیا حال ہوگا؟۔

(بقیہ صفحہ نمبر 51) الحمد للہ! انتہائی مختصر انداز میں اس عبارت کے متعلق رضا خانی تاویل کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں اگر بریلوی پٹاری میں مزید کوئی جواب ہو تو اسے بھی سامنے لے آئے کیونکہ،

یازندہ صحبت باقی

(جاری ہے.....)

درہرنا۔ اصل ہدف کیا ہے؟

سلیم صافی

امریکا کینیڈا اور اس کے دیگر اتحادیوں یہ منصوبہ آج سے تقریباً 5 سال قبل تیار کیا جب انہوں نے دیکھا کہ عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان جہادی فکر کی قیادت دیوبندی اور سلفی مسلک ہی کے لوگ کر رہے ہیں اور القاعدہ یا طالبان کی صورت میں ان دونوں مسلکوں کے حاملین ایک صفحے پر آ بھی گئے ہیں تو انہوں نے اس کے جواب میں دو مخالف مسلکوں کو متحرک کرنے، ان کی سوچ کو فروغ دینے اور ان کو ایک پلیٹ فارم کو متحد کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اسی منصوبے کے تحت قادری صاحب کو دوبارہ میدان میں اتارنے کا منصوبہ بنایا گیا، اسی کے تحت انہیں پورے یورپ میں گھمایا گیا۔ پوپ جیسے لوگوں سے ان کی ملاقاتیں کرائی گئیں۔ ڈنمارک جیسے ملک میں ان کے ساتھ ٹی وی مکالموں کا اہتمام کرایا گیا۔ اسی منصوبے کے تحت فتنہ خوار جیسی کتاب لکھی گئی وہ لاکھوں کی تعداد میں دوزبانوں میں چھاپ کر مفت تقسیم کی گئی (مجھے پانچ کا پیاں دی گئی تھیں) اور اسی لئے اس کی تقریب رونمائی نیویارک میں ہوئی۔ پھر دو مغربی ممالک کے انٹیلی جنس نے پاکستان میں سیاسی اور مذہبی رہنماؤں سے رابطے شروع کئے۔ اور ان کو یہ بتایا جاتا رہا کہ وہ علامہ طاہر القادری کی قیادت میں ایک موثر سیاسی قوت بنانا چاہتے ہیں جو پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) جیسی جماعتوں کی جگہ لے لی۔ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ جیسے ممالک کی سرپرستی ہو تو پاکستان جیسے بدقسمت لوگ اس پروجیکٹ کے لئے کارندے بہتات سے مل جاتے ہیں۔ چنانچہ قادری صاحب کینیڈا میں رہے اور یہاں ایک اخبار کے سابق ایڈیٹر ان کی طرف سے اہم شخصیات کے ساتھ رابطے کرتے رہے۔

ایئر فورس کے ایک سابق افسر جو اس وقت دفاعی تجزیہ نگار بن کر مختلف چینلز پر

قادری صاحب کی وکالت کرتے رہتے ہیں بھی اس وقت قادری صاحب کی کشتی میں سوار ہو گئے لیکن ان کی آرزو پوری ہونے میں ایک رکاوٹ تو اس وقت پیدا ہوئی جب دونوں مسلکوں کی اہم شخصیات اور اہم تنظیموں نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کے کسی منصوبے کا حصہ بننے سے انکار کر دیا۔ دوسری غلطی یہ ہوئی کہ پاکستان میں قادری صاحب کے نمائندوں نے ایک سابق ڈی جی آئی ایس آئی (وقت آنے پر میں ان کا نام بھی بتا دوں گا) سے رابطہ کیا چنانچہ پاکستان کی عسکری قیادت کو اس منصوبے کا علم ہو گیا۔ آصف علی زرداری کے دور میں ان کا وار کا میاب نہ ہو سکا تو اب قادری صاحب کو ایک نئے منصوبے کے تحت میدان میں اتارا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ دھرنوں کیلئے ابتدائی میٹنگ لندن میں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ غلام مصطفیٰ کھر اور سردار آصف علی جیسے لوگ بھی ان کے دائیں بائیں نظر آتے ہیں۔ قادری صاحب کے اصل منصوبے کے کچھ خبر تحریک انصاف کی ترجمان شیریں مزاری کو بھی اس وقت ہو گئی تھی جب وہ تحریک انصاف میں نہیں آئی تھیں اور تھوڑی بہت انصاف پسند ہوا کرتی تھیں۔ میں انگریزی متن اس وجہ سے ساتھ نقل کر رہا ہوں تاکہ شیریں مزاری صاحبہ اور پی ٹی آئی کے سوشل میڈیا کے ٹائیگرز یہ نہ کہیں کہ میں نے ترجمہ میں ڈنڈی ماری ہے۔ محترمہ شیریں مزاری نے آج سے ڈیڑھ سال قبل یعنی 14 جنوری 2013 کو روزنامہ دی نیوز میں شیریں مزاری کا جو آرٹیکل شائع ہوا اس میں وہ لکھتی ہیں کہ:

At a third level, my misgivings are based on what I tend to call connecting the dots. The timing of Dr Qadri's return; information flowing out from British sources that the UK High Commissioner to Pakistan visited Dr Qadri in Canada two or three times about six months ago; the growing belligerency of drones

and Indian troops along the LoC, alongside an unprecedented increase in terrorism, especially in Quetta; the sheer money and organizational structure that suddenly became overt just too many coincidences in terms of timeline. Some said the establishment was behind Dr Qadri, but I am not convinced on that count! However, external powers I suspect have a role, although I have no proof simply an educated assessment of what is happening within Pakistan and in our region.

We know the US seeks a favorable dispensation in Islamabad up to 2014 so that its withdrawal from Afghanistan can be smooth and the post-withdrawal scenario to its liking. A long-term friendly caretaker setup would suit them more than an elected government, especially since they are not sure what will happen in the next elections when there is no NRO and no guarantors! We also know how the UK played a lead role in the whole NRO game, so the same linkage can be taken as a given again. Banking on someone they recognize as a liberal

religious leader, who has even sought to justify drones before December 23, they feel will allow them to bring the Pakistani nation on board. These are dangerous and false assumptions but it will not be the first time such miscalculations have been made.

ترجمہ: میرے خدشات کی بنیاد اس پر ہے جسے میں نقطے سے نقطہ ملانا کہتی ہوں۔ طاہر القادری کی واپسی پر برطانوی ذرائع کے حوالے سے جو اطلاعات گردش میں ہیں ان کے مطابق چھ مہینے قبل پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر نے ڈاکٹر طاہر القادری سے دو یا تین مرتبہ ملاقات کی دوسری جانب دیکھا جائے تو ڈرون حملوں اور بھارت کی جانب سے کنٹرول لائن پر اشتعال انگیزی میں اضافہ، کوئٹہ اور ملک کے دیگر حصوں میں دہشت گردی کے واقعات میں غیر معمولی اضافہ اور ایک انتہائی منظم اور مالی تنظیمی ڈھانچے کا اچانک سامنے آنے جیسے بہت زیادہ اتفاقات ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے پیچھے اسٹیبلشمنٹ کا ہاتھ تھا مگر میں اس سے اتفاق نہیں کرتا جبکہ میرے خیال میں اس میں بیرونی طاقتوں نے کردار ادا کیا اگرچہ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن پاکستان اور اس خطے میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر ایک ماہرانہ رائے ضروری ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ امریکہ اسلام آباد میں 2014ء تک اپنے لئے موزوں سوچ کو رکھنا چاہتا ہے تاکہ افغانستان سے باآسانی انخلاء ہو سکے اور اس کے بعد کی صورتحال بھی اس کی پسند کے مطابق ترتیب پائے جس کیلئے ایک منتخب حکومت کے بجائے دیرپا نگرانی سیٹ اپ ان کیلئے موزوں رہے گا خاص طور پر وہ اس حوالے سے غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں کہ جب ملک میں

این ارا اور گارنٹرموجود نہیں ہوں گے تو آئندہ انتخابات میں کیا ہوگا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ این ارا کے سارے کھیل میں برطانیہ نے کیا کردار ادا کیا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسی رابطے کو دوبارہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ایک ایسے مذہبی پیشوا پر بھروسہ جو 23 دسمبر سے قبل ڈرون حملوں کے جواز کا فتویٰ بھی جاری کر چکا ہو کی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا مذہبی رہنما پاکستان قوم کو آن بورڈ لانے میں کارآمد ثابت ہوگا یہ غلط اور خطرناک مفروضات ہیں لیکن یہ بھی پہلی بار نہیں ہو رہا ہے کہ ایسے غلط اندازے قائم کئے جا رہے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ، منگل ۷ ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ، ۲ ستمبر ۲۰۱۴)

احتجاج..... احتجاج..... احتجاج

انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ، ادارہ نور سنت، جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ العالی پر بزدلانہ بم حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے۔ حضرت پاکستان کے لادین طبقے کے سامنے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہیں اس لئے عالمی صیہونی طاقتیں ان کے خلاف ہر وقت سازشوں میں مصروف ہیں جن کے لئے مقامی دین فروشوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ثروت قادری کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے کہ ہم دیوبندیوں کو واجب القتل سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ جب کہ اب تک نام نہاد سنی تحریک کے کئی کارکن ٹارگٹ کلنگ میں ملوث پائے گئے ہیں کچھ عرصہ قبل مری سے گرفتار ہونے والے کارکنان نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہیں جماعت کی طرف سے باقاعدہ معقول تنخواہ ملتی ہے۔ اس لئے حکومت اہل السنۃ والجماعۃ پر ہونے والے قاتلانہ حملوں میں بریلوی سیاسی و مذہبی دہشت گرد تنظیموں کو بھی شامل تفتیش کرے اور ایسی دہشت گرد و قاتل جماعتوں کو فی الفور کالعدم قرار دیا جائے۔

تبصرہ بر کتب

(تبصرے کیلئے کم سے کم دو کتب بھیجنی ضروری ہے ادارہ کا کتب کے تمام مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں)

(۱)

نام کتاب: دست و گریبان المعروف رضا خانیوں کی خانہ جنگی (جلد دوم)
 مولف: ترجمان مسلک دیوبند حضرت علامہ ابوالیوب قادری صاحب مدظلہ العالی
 صفحات: 349

عام قیمت: 550۔ رعایتی قیمت: 275 (اعلیٰ کاغذ)

ناشر: دارالنعیم اردو بازار لاہور

ملنے کے پتے: ادارہ نور سنت کراچی 03125860955

مکتبہ شاہ نفیس اردو بازار لاہور 03004235523

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح فقہ اکبر میں اہل بدعت کی ایک نشانی یہ بھی بتلائی کہ وہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور اہل سنت حتی المقدور فتویٰ تکفیر میں احتیاط برتتے ہیں۔ ہندوستان میں اہل بدعت کے سرخیل احمد رضا خان نے جب بریلی میں کفر ساز مشین نصب کی تو بعد والوں نے احمد رضا کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے اس مشین کو ایسے بے دھڑک چلایا کہ پرائے تو پرائے اپنے بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ علماء دیوبند کی اس سے بڑی زندہ جاوید کرامت اور کیا ہوگی کہ کل تک علماء دیوبند پر گستاخی و کفر کے فتوے لگانے والے اس گروہ کی آج یہ حالت ہے کہ ان کا کوئی معروف عالم ایسا نہیں جس کا گریبان اپنوں ہی کے فتووں سے تارتا رہے ہو۔ ہر فرعون نے راموسی اللہ پاک نے اُس دور میں رضا خانیت کی ناک میں کیل ڈالنے کیلئے جس طرح مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا منظور نعمانی مولانا حق نواز جھنگوی مولانا یوسف رحمانی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ خدمت لی اسی طرح آج یہ خدمت مناظر اسلام فاتح بریلویت فخر اہلسنت مولانا ابوالیوب قادری صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ پاک مولانا قادری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے جو بریلویوں کی اس طرح کی خانہ جنگی کو طشت از بام کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ”دست و گریبان جلد اول“ کے نام سے منصہ شہود پر آئی جس کی بھرپور پذیرائی کے بعد جلد ثانی بھی منظر

عام پر آچکی ہے جس میں انہوں تقریباً اکیس مسائل پر بریلوی رضا خانیوں کی خانہ جنگی ذکر کی ہے۔ الحمد للہ یہ کتاب اپنے موضوع پر لا جواب ہے جس میں بریلوی حضرات کی طرف سے پیر کرم شاہ، اشرف سیالوی، غلام رسول سعیدی، طاہر القادری، الیاس قادری سمیت کئی بریلوی علماء و اکابر پر کفر کا فتویٰ بریلوی جماعت ہی کی طرف سے صادر کیا گیا ہے۔ بریلویوں کی خانہ جنگی دوسرے مسلکوں سے کچھ اس طرح مختلف ہے کہ ایک تو یہ چھوٹی چھوٹی بات پر دوسرے کو بے دھڑک کافر کہہ دیتے ہیں اور کبھی بہت بڑی بات پر بھی چشم پوشی کر جاتے ہیں۔ اس کتاب کی جلد اول پر نور سنت شمارہ نمبر ۱۰ میں تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ابوب ایوب قادری صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے تاکہ وہ اس کی جلد ثالث کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

(۲)

نام کتاب: اکابرین دیوبند کیا تھے؟

مولف: استاذ المناظرین حضرت مولانا منیر احمد اختر صاحب مدظلہ العالی

صفحات: 168۔ ناشر: دارالنعیم

عام قیمت: 200۔ رعایتی قیمت: 100

ملنے کے پتے: ادارہ نور سنت، مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی، مکتبہ شاہ نفیس لاہور

زیر نظر کتاب اپنے موضوع پر انتہائی بہترین اور لا جواب ہے مذکورہ کتاب میں استاذ محترم نے علمائے اہلسنت دیوبند کی تائید میں اور ان علماء کی حمایت اور تعریف میں دئے جانے والے بریلوی مسلمہ علماء کے تبصرے نقل کئے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ تبصرے ان علماء کی طرف سے ہے جن کو بریلوی اور رضا خانی تکفیری اپنے اکابر میں سے شمار کرتے ہیں یہ کتاب ان رضا خانیوں کو دعوت غور و فکر ہے جن کا فتویٰ ہے کہ علماء دیوبند کافر ہیں اور جو ان کی تعریف کرے یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر و مرتد ہے ان کے فتوؤں کی زد میں مذکورہ علماء کرام بھی آتے ہیں۔ امت کے اتحاد و اتفاق کی لگن و شوق رکھنے والے حضرات اس کتاب کو ضرور پڑھیں اور اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔ اللہ پاک حضرت استاذ محترم کی عمر و علم میں برکت عطا فرمائے تاکہ امت ان کے اس طرح کے علمی جواہر سے مستفید ہوتی رہے۔ آمین

(۳)

نام کتاب: اعانتہ الامین لطائف المتصورین یعنی عقائد و خدمات علماء دیوبند
مؤلف: مولانا محمد امین مدظلہ فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

صفحات: 240

قیمت: موجود نہیں

ناشر: ادارہ تالیفات ختم نبوت لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ شاہ نفیس فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

فاضل مذکور نے کتاب کو اسم با مسمیٰ بنانے کی پوری کوشش کی اور انتہائی محنت سے کام لیا۔ فاضل موصوف نے بہت خوبی کے ساتھ کتاب میں اختلاف کا پس منظر بیان کرنے کے بعد وہ حوالہ جات بھی لکھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر بریلویہ، اکابر اہل السنّت والجماعت دیوبند کا احترام کیا کرتے تھے لیکن یہ صرف احمد رضا خان بریلوی کی سینہ زوری تھی کہ علماء اہل السنّت غلط ہیں اور احمد رضا خان کے لگائے گئے الزامات میں دورانے نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور جو دوسری رائے اختیار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نعوذ باللہ۔ احمد رضا خان کے اس فتوے سے وہ تمام علماء کا فرٹھرتے ہیں جن کا ذکر کتاب میں کیا گیا۔ مذکورہ کتاب میں آپ کو احمد رضا خان کا تعارف، عقائد میں بریلویہ کا آپسی اختلاف، اہل بدعت کی عوام کو دھوکہ دہی کے اوجھے ہتھکنڈے سمیت بہت کچھ پڑھنے کو ملے گا۔ نیز فاضل موصوف نے احمد رضا خان کے عقائد کا مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات سے تعلق ظاہر کیا اور یہ ثابت کیا کہ ان دونوں چھوٹے بڑے بھائیوں کے نظریات باطلہ ایک ہی شجرہ خبیثہ کے پھل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاضل مذکور کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

(۴)

نام کتاب: یزید اکابر اہلسنت دیوبند کی نظر میں

مرتبین: قاری محمد ضیاء الحق، میاں رضوان نفیس

ناشر: شاہ نفیس اکیڈمی

ملنے کا پتہ: مکتبہ شاہ نفیس فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

صفحات: 308

جس طرح روافض کی بنیاد بغض صحابہ پر قائم ہے اسی طرح نواصب کے خمیر میں بغض اہل بیت شامل ہے۔ روافض کے مقابلے میں فتنہ نواصب اگرچہ ہندوپاک میں نہ ہونے کے برابر تھا مگر ماضی قریب میں محمود عباسی نے ”خلافت معاویہ و یزید“ نامی بدنام زمانہ کتاب لکھ کر اس فتنہ خوابیدہ کو ایک بار پھر بیدار کر دیا۔ محمود عباسی نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید کے خلاف خروج کسی دینی مصلحت کی بناء پر نہیں بلکہ جاہ طلبی کیلئے تھا اور یزید امام برحق تھا اس کے خلاف کسی قسم کا خروج بغاوت پر محمول ہوگا معاذ اللہ۔ حالانکہ اہل سنت نے یزید کو کبھی اچھا نہ سمجھا علماء حق کی تصریح کے مطابق وہ فاسق تھا اس کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ علمائے اسلام میں اس بات میں یہ اختلاف ہے کہ آیا یزید اپنے برے کرتوتوں کی وجہ سے اسلام پر مرایا کفر پر؟ اور اس پر لعنت کرنا روا ہے یا نہیں؟ الحمد للہ کہ اس خطرناک عباسی سوچ کا بروقت علماء اہل سنت نے نوٹس لیا اور اہل حق علماء دیوبند کی طرف سے ”خارجی فتنہ“، ”محمود عباسی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ“، ”شہید کربلا اور یزید“ جیسی معرکہ الآراء کتب لکھ کر اس فتنے کا سد باب کر دیا گیا۔

زیر نظر کتاب میں بھی یزید کے بارے میں علماء اہلسنت دیوبند کے اکابر کے نظریات کو جمع کیا گیا ہے جس سے روز روشن کی طرح یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ”فسق یزید پر اکابر علماء دیوبند کا اجماع ہے“۔ اللہ پاک مرتبین کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا۔ آج کل کے مذہبی فتنہ و فساد کے دور میں ہر خواص و عوام دونوں کیلئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا از حد ضروری ہے۔

رد بریلویت پر تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کی مطبوعات
 براۃ الابراہ، انگوٹھے چومنے کا مسئلہ، فاضل بریلوی کا فقہی مقام، فاضل
 بریلوی کا حافظہ، وغیرہ دستیاب ہیں رابطہ
 03125860955 / 03027051716

سرف یا اللہ مدد

ہمیں تمہارا ہر چیلنج قبول ہے

رضا خانی فرقہ کی طرف سے آئے دن اپنے جلسوں، جلوسوں، رضا وازوں میں اہل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند کو مناظرے کے چیلنج دئے جاتے ہیں الطعن کی طرف سے بارہا ان کو قبول کرنے کا اظہار کیا گیا جس کے بعد ان پر کچھ عرصہ کیلئے سکوت مرگ طاری ہو جاتا ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد ایک بار پھر یہ پیشہ وراۃ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے لہذا اہم ایک بار پھر باضابطہ طور پر رضا خانیوں کی طرف سے دیا گیا ہر چیلنج قبول کرتے ہیں مگر ایک اصول کی بنیاد پر، بریلوی حکیم الامت لکھتا ہے:

”اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق بہت روایات ہیں اور ہر روایت پر بہت اعتراض ہم اللہ کے فضل سے تحقیقی قول جس پر کوئی اعتراض نہ پڑے عرض کرتے ہیں۔ ہجرت سے پہلے کفار قریش نے یہود عرب کو جن میں مالک ابن صفی بھی تھا حضور انور ﷺ سے مناظرہ کرنے کیلئے بلایا مالک ابن صفی یہود کا بڑا عالم تھا کفار قریش کا مقصد تھا کہ لوگوں کے سامنے حضور ﷺ کی بے علمی یا علماء یہود کے مقابلے میں حضور ﷺ کی بے علمی ان لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ حضور ﷺ پر ایمان نہ لائیں۔ جب مالک مناظرہ کیلئے حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہوا تو حضور انور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اے مالک ابن صفی کیا تو توریت جانتا ہے وہ بولا اس وقت عرب میں مجھ سے بڑا عالم توریت کوئی نہیں فرمایا تھے قسم ہے اس رب کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتاری کیا تو بہت بلا ہوا ہے (مالک بن اسفہ بہت مومن تازہ تھا) تو مجھ سے مناظرہ بعد میں کرنا پہلے حکم توریت اپنا ایمان ثابت کر اس فرمان عالی پر مالک گھبرا گیا۔“ (تفسیر نعیمی، ج 7، ص 560، 561 سورۃ الانعام 91)

لہذا نبی کریم ﷺ کی اس سنت کے مطابق جس کسی بریلوی نے ہم سے مناظرہ کرنا ہے وہ پہلے اپنا اور اپنے بڑوں کا ایمان ہمارے سامنے ثابت کرے گا پہلے اس کے بڑوں کے ایمان و کفر پر مناظرہ ہوگا اس کے بعد وہ جس موضوع پر مناظرہ کرنا چاہے ہمیں قبول ہے۔

جمعیتہ اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے مندرجہ ذیل افراد مناظرہ کے مجاز ہیں:

- (۱) فاتح مناظرہ کوہاٹ مناظر اسلام مولانا ابوالویب قادری صاحب مدظلہ (۲) فاتح مناظرہ ٹیاری منظر اسلام مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ
- (۳) مناظر اسلام مفتی مجاہد صاحب مدظلہ (۴) مناظر اسلام مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب مدظلہ

برائے رابطہ: 0300-5860955 (ظہر تا عصر)

For More Information Please Like Our Page

www.facebook.com/razakhanifitna